عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ لولاک ملتان

شمارہ نمبر 4 ☆ جلد 7 / 39

جون 2003ء

ربیع الثانی ۱۴۲۴ھ

حضور سرور کائنات ﷺ سے صحابہ کرامؓ کی محبت

پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کا کارنامہ

قادیانیوں کا بلا جواز دفاع

امریکی اسٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کی رپورٹ

حضرت مولانا لال حسینؒ اختر ایک عظیم شخصیت

مرزا قادیانی کا فتویٰ طاعونی مردوں کے دفن کے متعلق

بانی: مجاہد ختم نبوۃ حضرت مولانا تاج محمود رحمہ اللہ

زیر سرپرستی
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد دامت برکاتہم

پیر طریقت حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینی مدظلہ العالی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان
ماہنامہ
لولاک
ملتان

شمارہ نمبر 4 ☆ جلد 39/7

نگران اعلیٰ: حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نگران: حضرت مولانا اللہ وسایا

چیف ایڈیٹر: صاحبزادہ طارق محمود

ایڈیٹر: حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خان

سرکولیشن منیجر: رانا محمد طفیل جاوید

منیجر: قاری محمد حفیظ اللہ

مجلس منتظمہ

علامہ احمد میاں حمادی	مولانا صاحبزادہ عزیز احمد
مولانا بشیر احمد	حافظ محمد یوسف عثمانی
مولانا محمد اکرم طوفانی	حافظ محمد ثاقب
مولانا خدا بخش شجاع آبادی	مولانا احمد بخش
مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی	مولانا مفتی حفیظ الرحمن
مولانا محمد نذر عثمانی	مولانا قاضی احسان احمد
مولانا غلام حسین	مولانا محمد طیب فاروقی
مولانا محمد اسحاق ساقی	مولانا محمد قاسم رحمانی
مولانا غلام مصطفیٰ	مولانا عزیز الرحمن ثانی
مولانا فقیر اللہ اختر	چوہدری محمد اقبال

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ ○ مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ ○ مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ ○ مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ

فاتح قادیان مولانا محمد حیاتؒ ○ حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ ○ شیخ الحدیث مولانا مفتی احمد الرحمنؒ ○ شیخ الحدیث مولانا محمد عبداللہؒ

حضرت مولانا عبدالرحمن میانویؒ ○ حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ ○ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ ○ حضرت مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ

رابطہ: دفتر مرکزیہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ، حضوری باغ روڈ، ملتان۔ پاکستان
فون ۵۱۴۱۲۲ - فیکس ۵۴۲۲۷۷

ناشر: صاحبزادہ طارق محمود، مطبع: تشکیل نو پرنٹرز ملتان، مقام اشاعت: جامع مسجد ختم نبوۃ، حضوری باغ روڈ، ملتان

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

کلمتہ الیوم!

قادیانیوں کا دفاع امریکی اسٹیٹ ڈیپارٹمنٹ رپورٹ	اداریہ	3
پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کا کارنامہ	ادارہ	8
صوبہ سرحد میں اسلامی قوانین کا نفاذ	ادارہ	10

مقالات ومضامین

نماز کی تاکید	مولانا محمد عاشق الہیؒ	12
بکھرے موتی	مولانا اللہ وسایا	16
صحابہ کرامؓ کی حضورؐ سے محبت	مولانا محمد نذر عثمانی	18

ردقادیانیت

ناقابل فراموش	مولانا محمد اکرم طوفانی	21
روئیداد جلسہ اسلامیہ قادیان	منشی مولا بخش کشتہؒ	24
تحفہ اہالی قادیان مع دلائل الفرقان	عبدالواحد	30
مرزا قادیانی کا فتویٰ طاعونی مردوں کے دفن کے متعلق	مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ	34

متفرقات

حضرت مولانا لال حسینؒ اختر ایک عظیم شخصیت	مولانا محمد اسلم	42
جماعتی سرگرمیاں	ادارہ	45
قافلہ آخرت	ادارہ	55

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

کلمۃ الیوم!

قادیانیوں کا بلاجواز دفاع

امریکی اسٹیٹ ڈیپارٹمنٹ رپورٹ!!!

31 مارچ 2003ء کو امریکی اسٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے شائع شدہ رپورٹ میں پاکستان میں رہنے والے قادیانیوں کے حوالے سے ان پر روا رکھے گئے مظالم' ہونے والی زیادتیوں کا جائزہ اور الزامات کی ایک طویل فہرست پیش کی گئی ہے۔ رپورٹ میں یہ موقف اختیار کیا گیا ہے کہ پاکستان میں قادیانیوں کے ساتھ امتیازی سلوک روا رکھ کر ان کے بنیادی حقوق پامال کئے جارہے ہیں۔ قادیانی ملک بھر میں عدم تحفظ کا شکار ہیں۔ یہاں تک کہ حکومت وقت بھی قادیانیوں کو تحفظ دینے میں ناکام رہی ہے۔ اس رپورٹ کے بنیادی نکات حسب ذیل ہیں:

☆......... پاکستان میں قادیانیوں کی جانوں کو خطرات لاحق ہیں اور وہ اکثر و بیشتر قتل عام کا نشانہ بنتے رہے ہیں۔

☆......... انتظامیہ قادیانیوں پر ہونے والے حملوں کی صورت میں ان کے تحفظ میں ناکام ثابت ہوئی۔

☆......... حکومتی سطح پر اور معاشرتی بنیادوں پر قادیانیوں کے ساتھ امتیاز برتا جاتا رہا اور حکومت عوام کی جانب سے قادیانیوں پر ہونے والی زیادتیوں کے سدباب کے لئے موثر اقدامات اٹھانے میں ناکام رہی۔

☆......... قادیانیوں کو 1984ء سے کانفرنس یا اجتماعات کے انعقاد سے روک دیا گیا ہے۔

☆......... قادیانیوں نے سرکاری تعلیم گاہوں میں داخلہ کے موقع پر اپنی مذہبی وابستگی کی بناء پر امتیاز برتے جانے کی شکایت کی ہے۔

☆......... قادیانی' قانون کے تحت بعض پابندیوں کا شکار ہیں۔

☆......... نئے ووٹر لسٹ فارم کی ایک دفعہ کے تحت قادیانیوں کو عام ووٹروں سے علیحدہ کردیا گیا ہے اور اس دفعہ کو حکومت اور قادیانی مخالف مذہبی گروپوں نے قادیانیوں کو ہراساں کرنے کے لئے استعمال کیا ہے۔

☆......... قادیانی مذہبی آزادی کے لحاظ سے متعدد پابندیوں کا شکار ہیں۔ جس میں ان کی عبادت گاہوں کی بے حرمتی' مسلم قبرستان میں تدفین پر پابندی' مذہبی آزادی' آزادی تقریر اور آزادی اجتماع پر پابندی اور ان کے پریس پر پابندیاں شامل ہیں۔

☆..........قادیانیوں کو حج میں شریک ہونے سے روک دیا گیا ہے۔

☆..........بعض مشہور اخبارات قادیانیوں کی ''سازشوں'' سے متعلق خبریں شائع کرتے ہیں جس سے معاشرہ میں قادیانی مخالف جذبات پھیلتے ہیں۔

☆..........قادیانی لیڈروں نے الزام عائد کیا ہے کہ جنگجو ملاؤں اور ان کے پیروکاروں نے قادیانی اکثریتی آبادی پر مشتمل شہر اور ان کے روحانی مرکز (چناب نگر) کی سڑکوں پر مارچ کئے ہیں۔ جن میں ملاؤں نے قادیانیوں اور قادیانی مذہب کے بانی کی مذمت کی ہے۔ یہ ایک ایسی صورتحال ہے جس کا نتیجہ بسا اوقات تشدد کی صورت میں نکلا ہے۔ قادیانیوں کا دعویٰ ہے کہ ان مارچوں کے دوران پولیس بھی موجود رہی ہے۔ لیکن اس نے اس تشدد کو ختم کرنے کے لئے کوئی مداخلت نہیں کی۔

☆..........قادیانیوں کے لئے سرکاری ملازمتوں کے اعلیٰ عہدوں پر ترقی کرنے کے امکانات بہت کم ہیں۔ قادیانیوں کا دعویٰ ہے کہ گزشتہ چند سالوں میں صرف اس افواہ سے کہ فلاں شخص قادیانی ہے یا اس کے عزیز واقارب قادیانی ہیں۔ اس شخص پر ملازمت کے دروازے بند ہو جاتے ہیں۔

☆..........اسکولوں میں قادیانی طلباء کو اپنے غیر قادیانی ہم جماعتوں کی جانب سے بدسلوکی کا سامنا ہے۔ جس کی وجہ سے زیادہ تر قادیانی گھروں میں تعلیم پاتے ہیں یا قادیانیوں کے زیر انتظام اسکولوں میں پڑھتے ہیں۔ نوجوان قادیانیوں نے شکایت کی ہے کہ انہیں اچھے کالجوں میں داخلے اور اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے بیرون ملک جانے کے سلسلے میں رکاوٹوں کا سامنا ہے۔

☆..........تعزیرات پاکستان (پینل کوڈ) کی بعض دفعات قادیانیوں کے خلاف امتیاز پر مبنی ہیں۔ بالخصوص وہ دفعہ جو قادیانیوں کو بالواسطہ یا بلاواسطہ اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرنے سے روکتی ہے۔

☆..........قادیانی اکثریتی آبادی پر مشتمل شہر اور ان کے روحانی مرکز چناب نگر میں قادیانیوں پر اکثر وبیشتر مظالم ہوتے ہیں۔

امریکی وزارت خارجہ نے گزشتہ کئی برس سے انسانی حقوق کے حوالے سے پاکستان میں بسنے والی اقلیتوں خصوصاً قادیانیوں اور مسیحیوں کی حمایت میں مسلسل یہ طرز عمل اختیار کر رکھا ہے کہ پاکستان میں ان اقلیتوں کے بنیادی حقوق معطل ہیں۔ ان پر بہت ظلم وستم ہو رہا ہے اور انہیں دوسرے درجے کے شہری کی حیثیت حاصل ہے۔ حالیہ رپورٹ کے اہم نکات سے بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ امریکی حکومت قادیانی اقلیت کی کس قدر خیر خواہ اور ہمدرد

ہے۔امریکی وزارت خارجہ کو قادیانیوں کے تحفظ کی کس قدر فکر لاحق ہے؟۔

قادیانی اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتے ہیں اور مسلمان کہلوانے کے خواہشمند ہیں۔ مذہبی تشخص اور خانہ ساز نبوت سے وابستگی کی بناء پر امت مسلمہ انہیں اپنے سے جدا امت قرار دیتی ہے۔قادیانی حقیقی مسلمان نہیں بلکہ اس روپ میں کچھ اور ہیں۔وہ امت مصطفیﷺ کا حصہ ہوتے تو امریکی وزارت خارجہ کے لئے فکر مندی کا باعث نہ بنتے۔دنیا بھر میں جن علاقوں، خطوں میں مسلمانوں پر ظلم وستم ڈھائے جارہے ہیں، خون مسلم پانی کی طرح بہایا جارہا ہے۔وہاں امریکی اسٹیٹ ڈیپارٹمنٹ مہر بلب ہے۔مسلمانوں کے کشت وخون پر کوئی رپورٹ منظر عام پر نہیں دکھائی دیتی۔پاکستان میں قادیانی اقلیت کی جگہ فلسطین کے مظلوم ومحکوم مسلمان زیادہ ہمدردی کے مستحق ہیں۔مقبوضہ کشمیر میں 80 ہزار مسلمان شہید ہوچکے ہیں۔عصمت دری اور آبروریزی کے لرزہ خیز واقعات کا تسلسل ختم ہونے میں نہیں آرہا۔اس جبر وکراہ، سفاکی، بربریت پر امریکی وزارت خارجہ کو جھرجھری تک محسوس نہیں ہوتی۔بوسنیا اور چیچنیا کے کلمہ گو مسلمانوں پر ہونے والے مظالم پر کبھی امریکی وزارت خارجہ کا ضمیر نہ جاگ سکا۔برما اور فلپائن کے حق پرست مسلمانوں کے حقوق کا ہلکا سا تخیل بھی نہ ابھر سکا۔افغانستان اور عراق کے مسلمانوں کے بنیادی حقوق کو تو خود امریکہ نے اپنے ہاتھوں سے پامال کیا۔ان کی آزادی وخودمختاری کا گلہ گھونٹ کر جو خاص امتیازی سلوک روا رکھا جارہا ہے اسے کیا نام دیا جائے۔مختصر یہ کہ دنیا کے کسی حصہ کا مظلوم ومحکوم مسلمان اس قابل نہیں کہ اس کے لئے امریکی وزارت خارجہ کلمہ خیر کہے۔پاکستان کے قادیانیوں کو کانٹا بھی چبھے تو اسٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کو فوراً کسک محسوس ہوتی ہے۔قادیانیوں کے مسلمانوں سے الگ قوم ہونے کا اس سے بڑا ثبوت اور کیا ہوگا۔امریکہ میں مسلمانوں پر بالخصوص پاکستانیوں سے جو ''حسن سلوک'' کیا جارہا ہے کیا امریکی حکومت یہ برداشت کرے گی کہ پاکستان کا اسٹیٹ ڈیپارٹمنٹ اپنے مظلوم ہم وطنوں کے حق میں ایسی رپورٹ شائع کرے۔ایک آزاد، خودمختار ملک کے محب وطن شہریوں کو امریکی وزارت خارجہ کی حالیہ رپورٹ سے یقیناً دھچکا لگا ہے۔وہ یہ جاننے میں حق بجانب ہیں کہ کیا یہ ہمارے قومی معاملات میں مداخلت کے مترادف نہیں؟۔

گزشتہ کئی برس سے امریکی کانگریس بھی پاکستان سمیت دیگر اسلامی ممالک میں اقلیتوں کے بنیادی حقوق کے حوالے سے اسی طرح کے الزامات اور خدشات کا اظہار کررہی ہے۔امریکی اسٹیٹ ڈیپارٹمنٹ نے اگرچہ کوئی نئی بات نہیں کہی بلکہ سابقہ الزامات کو بڑھا چڑھا کر پیش کیا ہے۔کیا ہی اچھا ہوتا امریکی وزارت خارجہ قتل عام کا نشانہ بننے والے قادیانیوں کی فہرست جاری کرتی یا کم از کم گزشتہ ایک برس میں قتل ہونے والے قادیانیوں کی تعداد ہی بتا دیتی۔

تا کہ قتل عام کی اصطلاح میں اصل حقیقت حال واضح ہو جاتی۔ قادیانیوں سے متعلق قانون کے تحت بعض پابندیوں کے الزام کے ضمن میں ایک بات اصولی اور طے شدہ ہے کہ کسی بھی ملک کا ہر شہری اپنے ملک کے مروجہ قانون کا پابند ہوتا ہے۔ ہر کسی پر قانون کی پاسداری اور احترام لازم ہے۔ 1974ء میں قادیانیوں کو ایک آئینی ترمیم کے ذریعہ پارلیمنٹ کی سطح پر غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ آئین اور قانون کے ذریعہ ان کی مذہبی حیثیت کا تعین کیا گیا۔ اسی فیصلہ سے قانونا قادیانیوں کو تحفظ حاصل ہوا۔ بدقسمتی کی بات یہ کہ قادیانی جماعت نے آئین وقانون کا احترام کرنے کی بجائے بغاوت کا راستہ اختیار کیا۔ قادیانی جماعت کے رہنماؤں نے اخبارات میں اشتہار کے ذریعہ قومی اسمبلی کے فیصلہ کو اپنے عقائد اور ضمیر کے خلاف قرار دیتے ہوئے تسلیم کرنے سے انکار کیا۔ قومی وصوبائی اسمبلیوں میں اقلیتوں کی مخصوص نشستوں پر قادیانی جماعت نے باضابطہ بائیکاٹ کا اعلان کر کے آئین سے انحراف اور قانون کو ہاتھ میں لینے کا عملی ثبوت فراہم کیا۔ کیا امریکہ میں بسنے والی کسی اقلیت کو امریکی آئین اور قانون سے اس طرح کھل کر کھیلنے کی اجازت دی جاسکتی ہے؟۔ جن قادیانی افراد نے اقلیتی نشستوں کے لئے انتخابات میں حصہ لیا قادیانی جماعت نے انہیں باغی قرار دے کر جماعت سے نکال دیا۔ اگر قادیانی جماعت کے رہنما جماعتی ضوابط کی خاطر سالہا سال خدمات سرانجام دینے والوں کو غدار قرار دے کر جماعت سے نکال باہر کر سکتے ہیں تو ریاست کے قانون کی خلاف ورزی پر کیونکر رعایت دی جاسکتی ہے؟۔

قادیانی جماعت کی مکاری وعیاری کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کر کے مسلمانوں کے حقوق غصب کر رہے ہیں۔ سول سروسز اور افواج میں قادیانی اعلیٰ عہدوں پر قابض ہیں۔ صد افسوس کہ کسی حکومت نے اس امر پر سوچنا گوارا ہی نہیں کیا کہ جب تنسیخ جہاد قادیانیوں کا الہامی عقیدہ ہے۔ قادیانی جماعت کے بانی آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی کی تحریک اور جماعت کا مرکز ومحور ہی حرمت جہاد اور اطاعت برطانیہ تھا جس کے لئے انہوں نے اس قدر قلمی مشقت برداشت کی کہ بقول ان کے (مرزا قادیانی) پچاس الماریاں بھر سکتی ہیں۔ ایسے مذہب کے پیروکاروں کو پاک مسلح افواج میں شامل رکھنا نظریہ پاکستان اور افواج پاکستان کے نصب العین کی نفی ہے۔ یہ بات ہم دعویٰ سے کہہ سکتے ہیں کہ سول سروسز اور مختلف سرکاری محکموں میں موجود قادیانی مسلمان افسران کا حق غصب کئے بیٹھے ہیں۔ کیا قادیانی جماعت میں اتنی اخلاقی جرات ہے کہ وہ مسلح افواج اور دیگر سرکاری ونیم سرکاری اداروں میں گھسے قادیانی افسران کی فہرست جاری کرے۔ سرکاری تعلیمی اداروں میں قادیانیوں سے مذہبی امتیاز کے برتاؤ کا الزام بھی بے بنیاد ہے۔ سرکاری یا غیر سرکاری تعلیمی اداروں میں داخلہ مذہبی تشخص کی بجائے میرٹ

کی بنیاد پر ہوتا ہے۔ قادیانی اپنے مذہب کو ظاہر ہی نہیں کرتے تو سرکاری تعلیمی اداروں میں قبل از داخلہ مذہبی امتیاز کیسے برتا جاسکتا ہے؟۔ ملک کے کسی ایک تعلیمی ادارے کے حوالے سے یہ الزام ثابت نہیں کیا جاسکتا کہ کسی قادیانی طالب علم کو محض قادیانی ہونے کے ناطے داخلے سے محروم کیا گیا ہو؟۔

ایک الزام کا بار بار اعادہ کیا جارہا ہے کہ قادیانی مذہبی آزادی کے لحاظ سے بعض پابندیوں کا شکار ہیں اور یہ کہ قادیانیوں کو حج میں شریک ہونے سے روک دیا گیا ہے۔ مذہبی آزادی کے حوالے سے قادیانی جن پابندیوں کا شکار ہیں وہ اصولی اور قانونی ہیں۔ قادیانی اپنی عبادت گاہوں میں آزادی سے عبادت کرتے ہیں۔ ان کی عبادت گاہیں محفوظ ہیں۔ البتہ کھلے عام اجتماعات پر قانون کے تحت پابندی ہے۔ اس سے نہ صرف مسلمانوں کے جذبات مجروح ہونے کا احتمال ہے بلکہ لا اینڈ آرڈر کا مسئلہ حکومت کے لئے مستقل دردسر بن سکتا ہے۔ قادیانی عبادت گاہیں مسلمانوں کی مساجد کی ہم شکل ہیں۔ قادیانی شعائر اسلام کو اختیار کرتے ہیں۔ جس سے سادہ لوح مسلمانوں کو دھوکہ ہوتا ہے۔ جب قادیانی غیر مسلم ٹھہرے تو انہیں شعائر اسلامی اور مخصوص اسلامی القابات استعمال کرنے کا اختیار کیونکر دیا جاسکتا ہے۔ یہی وہ بنیادی اور اصولی بات ہے جس کے باعث قادیانیوں کو سرعام اجتماعات کرنے اور کھلے بندوں دعوت وتبلیغ کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ بطور اقلیت مسیحیوں کی طرح وہ اپنے مردے اپنے قبرستان میں دفن کریں۔ انہیں اپنے مردے مسلمانوں کے قبرستانوں میں دفن کرنے کی اجازت کیونکر دی جاسکتی ہے۔ یہ تعصب کی بات نہیں بلکہ اصولی موقف ہے۔ کیا چناب نگر میں قادیانیوں کے قبرستان میں کسی عام یا خاص مسلمان کو قادیانی جماعت دفن کی اجازت دے سکتی ہے؟۔ ہم اس تفصیل میں نہیں جانا چاہتے۔ قادیانیوں کے مرکز میں ان کے قبرستان میں تو قادیانی بھی درجے کے حساب سے دفن ہوتا ہے۔ رہا معاملہ پریس کی آزادی کا تو .... امریکی اسٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کسی ایک قادیانی رسالے اخبار کا نام بتائے جس کا ڈیکلریشن منسوخ کیا گیا ہو یا جس کی اشاعت پر پابندی عائد کی گئی ہو۔

ایک الزام یہ بھی ہے کہ قادیانیوں کو حج میں شریک ہونے سے روک دیا گیا ہے؟۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ امریکن اسٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کو حج کے حوالے سے قادیانیوں پر عائد شدہ پابندی کا علم ہی نہیں۔ قادیانیوں کے حجاز مقدس اور خاص طور پر حرمین شریفین میں داخلہ کی پابندی حکومت پاکستان نے نہیں بلکہ سعودی حکومت نے عائد کی تھی۔ اس پابندی کا بھی ایک مخصوص پس منظر ہے جس سے امریکی اسٹیٹ ڈیپارٹمنٹ آگاہ نہیں۔ حرمین شریفین صرف مسلمانوں کے لئے مخصوص ہیں۔ کسی غیر مسلم کو یہاں آنے کی اجازت نہیں۔ سعودی حکومت چونکہ قادیانیوں کو مرتد سمجھتی ہے غیر مسلم ہونے کے ناطے ان کا داخلہ ممنوع رکھا گیا ہے۔ یہ بھی یاد رہے کہ یہ پابندی 1974ء سے بہت پہلے سے عائد کی

گئی تھی۔ یہ بھی ایک تاریخی حقیقت ہے کہ جو قادیانی حجاز مقدس میں چوری چھپے داخل ہوتے تھے ان کا مقصد اسرائیل کے لئے عربوں کی مخبری کرنا تھا۔ چنانچہ سعودی عرب اور دیگر عرب ملکوں میں قادیانیوں نے پہنچ کر انہیں ناقابل تلافی نقصان پہنچایا۔

ایک دلچسپ الزام یہ بھی ہے کہ چناب نگر قادیانی اکثریتی آبادی پر مشتمل روحانی مرکز میں قادیانیوں پر اکثر وبیشتر مظالم ہوتے ہیں۔ اکثریت قادیانیوں کی ہونے کے باوجود مظالم بھی انہی پر ہو رہے ہیں۔ اپنے مخصوص پس منظر کے حوالے سے اس الزام کی صحت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ محمد علی سبزی فروش کے قتل سے لے کر محمد رفیق باجوہ کے اغوا تک قادیانی جماعت نے اپنے ہی افراد پر ظلم وستم کے بازار گرم کئے۔ قادیانیوں نے مسلمانوں کے خلاف جس جارحیت کا ارتکاب کیا جس قدر دہشت گردی کا مظاہرہ کیا وہ سب واقعات ریکارڈ اور تاریخ میں محفوظ ہیں۔ کیا امریکی ڈیپارٹمنٹ ایک نظر اس ریکارڈ کو دیکھنا پسند کرے گا؟۔

پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کا کارنامہ

ڈاکٹر عبدالقدیر خان غائب قادیانی ڈاکٹر عبدالسلام نمایاں

اس سال مارچ 2003ء ٹیکسٹ بک بورڈ کی طرف سے فزکس برائے جماعت دہم (حصہ اول) صفحہ نمبر 9 تا 11 پر سائنس کی ترقی میں عالم اسلام اور پاکستانی سائنس دانوں کا حصہ Contribution to Science by Muslim and Pakistani Scientiss

کے عنوان سے ایک مختصر باب دیا گیا ہے۔ سائنس کی ترقی میں عالم اسلام کے حوالے سے مسلمان سائنس دانوں ابن الھیثم ' البیرونی ' یعقوب کندی کی خدمات کا ذکر کیا گیا ہے اور آخر میں پاکستانی سائنس دان ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کی تصویر کے ساتھ ان کے نوبل پرائز کے حوالے سے ذکر کیا گیا ہے۔

اسی فزکس کی کتاب: Help book Pilot super one physies part 1 khalid book depot والوں نے دونوں مضامین کو آپس میں اس طرح ملا دیا ہے کہ اس سے مسلمان اور غیر مسلمان سائنس دانوں کا تصور واضح نہیں رہتا۔

نصاب تعلیم میں گھسے نظریہ پاکستان اور اسلام دشمن لابی کی سازش کا یہ نتیجہ ہے کہ انہوں نے نہایت عیاری ومکاری سے عنوان مندرجہ بالا میں سائنس کی ترقی کے حوالے سے ایک طرف تو عالم اسلام کے سائنس دانوں کو جبکہ دوسری طرف پاکستانی سائنس دانوں میں ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کا ذکر کر کے گویا اسے بھی مسلمان سائنس دان ظاہر

کرنے کا تاثر دیا ہے۔ لطف کی بات یہ ہے کہ پاکستانی سائنس دان کی بجائے جمع کا صیغہ استعمال کرنے کے باوجود نصاب تعلیم کے ماہرین کو فقط ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی ہی نظر آیا ہے۔

فزکس کے سلسلہ میں مئی 1996ء میں اول تجرباتی ایڈیشن میں ہی ایک گھناؤنی سازش کے تحت ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کا نام مسلمان سائنس دانوں میں شامل کر دیا گیا تھا۔ دینی حلقوں کے شدید احتجاج پر دوسرے ایڈیشن میں ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کے ساتھ آنجہانی کا لفظ بھی شامل کر دیا گیا تھا۔ جس سے اس کا مذہبی تشخص تو واضع نہیں ہوتا تھا۔ تاہم اتنا پتہ ضرور چلتا تھا کہ ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی پاکستانی ہونے کے باوجود غیر مسلم ضرور ہے۔ اسی ایڈیشن میں فخر پاکستان ڈاکٹر عبدالقدیر خان کا نام بھی نمایاں طور پر شائع کیا گیا تھا۔ لیکن ایک گہری سازش کے ذریعہ محسن پاکستان کے نام کو گم کر کے آنجہانی ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کو ایک عظیم سائنس دان کے طور پر متعارف کروایا جارہا ہے۔ یہ ایک تاریخی بددیانتی ہوگی۔ ڈاکٹر عبدالسلام کے نوبل پرائز کی حیثیت اس کے سوا کچھ نہیں کہ ''یہودی انعام'' منظور نظر افراد کو دیا جاتا ہے۔ ڈاکٹر عبدالسلام اگر مسلمان نہیں تو پاکستانی بھی نہیں۔ یہ ریکارڈ کی بات ہے کہ ڈاکٹر عبدالسلام جب وطن چھوڑ کر چلا گیا گیا تو اس نے ایک انٹرویو میں پاکستان کو ایک لعنتی ملک قرار دیا تھا۔

یہ بات ہم دعویٰ سے کہہ سکتے ہیں کہ ڈاکٹر عبدالقدیر خان کو ایک گہری سازش کے ذریعہ سے نہ صرف منظر عام سے ہٹایا جارہا ہے بلکہ پاکستان کو ایٹمی طاقت کے قالب میں ڈھال کر عالم اسلام کی آنکھ کا تارا بنانے کی سزا دینے کی بھی سازش تیار کی جارہی ہے۔ ہم یہ بات نظر انداز نہیں کر سکتے کہ آنجہانی مرزا طاہر قادیانی کے عزیز محمد اطہر طاہر قادیانی پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ لاہور کا چیئرمین رہا ہے۔ ڈاکٹر عبدالقدیر خان کے نام اور خدمات کو یکسر ختم کر کے ان کی جگہ آنجہانی ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کے نام کو نمایاں کیا جانا ملک اور قوم کے خلاف ایک گھناؤنی سازش ہے۔ دینی حلقوں اور سیاسی راہنماؤں کا فرض ہے کہ وہ اس ناانصافی اور دریدہ دہنی پر شدید احتجاج کریں۔ ڈاکٹر عبدالقدیر خان بانی پاکستان محمد علی جناح کے بعد دوسرے بڑے قومی رہنما ہیں۔ جن کی ذات پر جتنا فخر کیا جائے کم ہے۔ ڈاکٹر عبدالقدیر خان کے نام اور خدمات کو عمداً حذف کرنے اور آنجہانی ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کو غلط متعارف کروانے کی مذموم چال کو ناکام نہ بنایا گیا تو آئندہ وطن عزیز کے حقیقی محسن ملک اور قوم کے لئے بہتر خدمات سرانجام نہ دیں سکیں گے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹیکسٹ بک بورڈ کے اس ناروا اقدام پر شدید احتجاج کرے گی۔ حکومت اس کا فوری طور پر نوٹس لے۔

1...... مارچ 2003ء کے فزکس جماعت دہم حصہ اول تجرباتی ایڈیشن کی تمام کاپیاں ضبط کی جائیں۔

محکمانہ طور پر انضباطی کارروائی عمل میں لائی جائے اور تحقیقات کی جائیں کہ کس سازش کے ذریعہ یہ سب کچھ کیا گیا۔

2.....فخر پاکستان ڈاکٹر عبدالقدیر خان کا نام اور ان کی خدمات تفصیلاً کتاب میں شامل کی جائیں اور انہیں ایک قومی ہیرو قرار دیا جائے۔

3.....عبدالسلام قادیانی کے نام کے ساتھ آنجہانی لکھا جائے تاکہ مسلم اور غیر مسلم کا فرق واضح ہو سکے۔

4.....نصاب تعلیم مرتب کرنے والے ماہرین کی دوبارہ تشکیل کی جائے۔ اسلام نظریہ پاکستان اور عقیدہ ختم نبوت کے دشمن افراد کو اس میں قطعی طور پر شامل نہ کیا جائے۔

ان ماہرین کی تشکیل کے لئے ایک سب کمیٹی قائم کی جائے جو ماہرین کے کوائف' مذہبی عقائد' نظریاتی سوچ اور فکر ونظر کو مدنظر رکھ کر ان کا انتخاب کرے۔

صوبہ سرحد میں اسلامی قوانین کا نفاذ!

صوبہ سرحد کے وزیراعلیٰ محترم محمد اکرم درانی نے ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ صوبہ سرحد میں عملی طور پر اسلامی نظام کے نفاذ کے لئے ابتدائی اقدامات کا اعلان کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ متحدہ مجلس عمل صوبہ سرحد میں اسلامی فلاحی معاشرہ کی تشکیل کے ضمن میں موثر کردار ادا کرے گی۔ صوبہ سرحد کی صوبائی حکومت نے اسلامی قوانین کے نفاذ کے سلسلہ میں اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات پر غور کرنے کے مجوزہ قوانین کی رپورٹ پیش کرنے کے لئے مولانا مفتی غلام الرحمٰن کی سربراہی میں نفاذ شریعت کونسل قائم کی تھی۔ چنانچہ کونسل نے اپنا کام مکمل کر کے رپورٹ صوبائی حکومت کو پیش کر دی ہے۔ صوبائی حکومت نے فوری نفاذ کے لئے جو اقدامات اور قوانین منظور کئے ان کا مسودہ شریعت ایکٹ متحدہ مجلس عمل کے مرکزی رہنماؤں کو بھی پیش کر دیا گیا ہے۔ مرکزی قیادت کی منظوری کے بعد صوبائی وزیراعلیٰ نے شریعت کونسل کی سفارشات کے نفاذ و اجراء کا اعلان کر دیا ہے۔

وزیراعلیٰ سرحد محترم محمد اکرم درانی اور نفاذ شریعت کونسل کے سربراہ حضرت مولانا مفتی غلام الرحمٰن نے جن اقدامات کا اعلان کیا ہے وہ حسب ذیل ہیں:

☆..........عدالتوں میں ایک عالم دین جج کا تقرر' اردو کو صوبے کی سرکاری زبان قرار دینے' مڈل تک لازمی اور میٹرک تک مفت تعلیم' خلاف شریعت تقریبات میں سرکاری ملازمین وافسران کے لئے شرکت کی ممانعت' ایک دوسرے کے محکموں میں عدم مداخلت' سرکاری دوروں میں اہلکاروں' افسروں اور وزراء کے لئے پروٹوکول کا خاتمہ' روزانہ تین گھنٹے تک سرکاری فائلوں کا مطالعہ وزراء کے لئے لازمی ہوگا۔ نمازوں کا اہتمام' اسٹیشنوں' بسوں کے اڈوں

اور دیگر عوامی مراکز کی مساجد میں خواتین کے لئے نمازوں کی ادائیگی کا الگ باپردہ انتظام بسوں ویگنوں میں ریکارڈنگ اور میوزک بجانے پر پابندی جیسے اقدامات سے یقیناً معاشرہ کی اصلاح عمل میں آئے گی۔

ہماری دعا ہے کہ متحدہ مجلس عمل صوبہ سرحد میں اسلامی نظام کے نفاذ میں کامیاب اور سرخرو ہو۔ موجودہ مخصوص حالات میں اگرچہ یہ کٹھن اور دشوار کام ہے۔ کیونکہ ایک بڑی طاقت تو صوبہ سرحد میں متحدہ مجلس عمل کی حکومت کا وجود ہی برداشت کرنے کو تیار نہیں۔ صوبہ سرحد میں شریعت ایکٹ کے نفاذ پر متحدہ مجلس عمل کے مرکزی قائدین مبارک باد کے مستحق ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی کاوشوں کو قبول فرمائے اور صوبہ سرحد کی طرح اسلامی نظام کے ثمرات و برکات کی ہوائیں پورے ملک میں چلیں اور اللہ کرے کہ باقی صوبوں میں بھی اسلامی نظام کے نفاذ کی راہیں ہموار ہوں۔

نعت رسول مقبول ﷺ

کچھ ابر کے ٹکڑوں کا سفر میری طرف بھی
میں ترا ہی پیاسا ہوں نظر میری طرف بھی

اے ہفت سماوات کے حاجات کے یاور
کھل جائے ذرا باب اثر میری طرف بھی

قدموں سے تیرے آ کے لپٹتی ہیں دعائیں
کچھ پاؤں کی خیرات کا زر میری طرف بھی

کم ظرفی خاطر کے سبھی داغ میں دھولوں
مائل تیرا کاسہ ہو اگر میری طرف بھی

دیدار کی خیرات ہو منظور تو مولا
خوابوں سی کوئی شام بسر میری طرف بھی

نماز کی تاکید

مفتی محمد عاشق الٰہیؒ

مسلمان کی کامیابی قرآن وحدیث کی روشنی میں

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بلاشبہ قیامت کے دن بندہ کے اعمال میں سب سے پہلے نماز کا حساب کیا جائے گا۔ سو اگر نماز ٹھیک نکلی تو کامیاب اور بامراد ہوگا اور اگر نماز خراب نکلی تو نامراد ہوگا اور گھاٹے میں پڑے گا اور اگر اس کے فرائض میں کمی نکلی تو اللہ جل شانہ کا ارشاد ہوگا کہ دیکھو کیا میرے بندہ کے کچھ نفل بھی ہیں؟ اگر نفل نکلے تو ان کے ذریعہ فرائض کی کمی پوری کردی جائے گی۔ پھر زکوٰۃ کا حساب بھی اسی طرح ہوگا۔ اس کے بعد دوسرے اعمال کا حساب اسی کے مطابق ہوگا۔

معلوم ہوا کہ جن کی نماز درست نکلے گی وہ قیامت کے دن کامیاب اور بامراد ہوں گے۔ یہ ان لوگوں کا حال ہے جو نماز پڑھتے ہیں۔ جو لوگ نماز ہی نہیں پڑھتے ہیں وہ اپنا انجام سوچ لیں اور غور کرلیں کہ وہ یوم آخرت میں کیسے کامیاب ہوں گے۔ پانچوں وقت اذان ہوتی ہے۔ نماز کے لئے بلایا جاتا ہے اور حی علی الصلوٰۃ (آؤ نماز کی طرف) کی ندا کے ساتھ حی علی الفلاح (آؤ کامیابی کی طرف) دونوں کی صدا بلند کی جاتی ہے۔ لیکن دنیاداری کے متوالے اس پکار کی طرف کان نہیں دھرتے اور سب سنی ان سنی کردیتے ہیں۔ گویا زبان حال سے یوں کہتے ہیں کہ نماز میں کامیابی نہیں ہے۔ کامیابی اس کام میں ہے۔ جس میں ہم لگے ہوئے ہیں۔ پان بیچنے والا اپنی ذرا سی دوکان میں لگے رہنے کو کامیابی سمجھتا ہے اور نماز کے لئے اٹھ کر چلے جانے میں اپنی تجارت کا نقصان محسوس کرتا ہے۔ معمولی سی پان کی دوکان والے کا جب یہ حال ہے تو بڑی بڑی تجارتوں والے کیسے نماز میں کامیابی کا یقین کریں گے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ کا بیان ہے کہ رحمت دو عالم خاتم النبیین محمد رسول اللہ ﷺ نے ایک دن نماز کا تذکرہ فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ:

ترجمہ حدیث:...... ”جس نے نماز کی پابندی کی اس کے لئے نماز قیامت کے دن نور ہوگی اور اس کے ایمان کی دلیل ہوگی اور اس کی نجات کا سامان ہوگی اور جس نے نماز کی پابندی نہ کی۔ اس کے لئے نماز نہ نور ہوگی‘ نہ دلیل ہوگی‘ نہ نجات کا سامان ہوگی۔ اور ایسا شخص قیامت کے دن قارون‘ فرعون‘ ہامان‘ ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس نے نماز کی پابندی نہ کی وہ قیامت کے دن مذکورہ بڑے بڑے چار کافروں کے ساتھ ہوگا۔ یہ شخص ان کافروں کے ساتھ کیوں ہوگا۔ اس سوال کے جواب میں حضرات علمائے کرام نے

تحریر فرمایا ہے کہ قارون مالدار تھا۔ اسے مال کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری سے بیزاری تھی اور فرعون بادشاہ تھا وہ سلطنت کی وجہ سے خالق جل مجدہ کا نافرمان تھا اور ہامان اس کا وزیر تھا جو امور وزارت اور ملازمت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے حضور میں سر نہ جھکاتا تھا اور ابی بن خلف ایک تاجر تھا جو مکہ والوں کے ساتھ سرکار دو عالم ﷺ سے جنگ کرنے کے لئے آیا تھا اور غزوہ واحد میں آنحضرت ﷺ کے دست مبارک سے قتل ہو کر جہنم رسید ہوا۔ معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے چار سبب ہیں۔ مالداری' بادشاہت' ملازمت' تجارت' جس نے ان چاروں اسباب میں سے کسی بھی سبب سے نماز کی پابندی نہ کی ہوگی وہ اپنے اپنے ہم پیشہ کے ساتھ ہوگا۔ اول میدان قیامت میں ان چاروں کے ساتھ حشر ہوگا پھر دوزخ میں ان کے ساتھ داخل ہوگا۔ نفس عذاب میں ان کے ساتھ شریک ہوگا۔ اگرچہ کیفیت عذاب اور محل عذاب مختلف ہو۔

دیکھ لیجئے کیا انجام ہوا مالداری اور بادشاہی اور ملازمت وتجارت کا۔ یہ کیا کامیابی ہوئی کہ ذرا سی دیر کے لئے ذرا سی دنیا مل گئی پھر کافروں کے ساتھ حشر ہوگا اور دوزخ کا عذاب بھگتنا پڑا۔ اللہ تعالیٰ کے منادی نے جو حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح کی ندادی تھی اس پر دھیان نہ دیا تو کتنی بڑی ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔

ایک شخص اپنی دکان پر بیٹھا ہے۔ اذان سنتا ہے نماز کو نہیں جاتا۔ اگر اس سے کہا جاتا ہے کہ نماز کو چل تو کہتا ہے کہ میری دکان پر کون بیٹھے دکان کو تو اپنی سمجھتا ہے اور نماز کو اپنی نہیں سمجھتا۔ نماز کو جانے سے جو تھوڑا بہت بکری میں فرق پڑ جائے گا اس کو تو نقصان سمجھتا ہے اور نماز کے فوت ہو جانے کو نقصان نہیں سمجھتا۔ اس کے نزدیک کامیابی دکان پر بیٹھنے میں ہے۔ حالانکہ اللہ جل شانہ کے اعلان کے مطابق اس کی کامیابی نماز پڑھنے میں ہے جس کا ذکر بار بار قرآن مجید میں فرمایا ہے۔

اب رسول اللہ ﷺ کا ارشاد سنو۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ:

ترجمہ:...... ''جس کی ایک نماز جاتی رہی اس کا اتنا بڑا نقصان ہوا جیسے کہ اس کے گھر والے اور اس کا سارا مال برباد ہو گیا۔''

ایک نماز کی قیمت کو دیکھ لیجئے اور دنیا کے حریصوں کو دیکھئے جو نماز کو چھوڑ کر مال کمانے کے دھندوں میں کامیابی سمجھ رہے ہیں۔ اگر حلال کماتے ہیں تو زکوٰۃ نہیں دیتے یا ذرا بہت بلاحساب ادا کر کے نفس کو سمجھا لیتے ہیں کہ ہم نے زکوٰۃ ادا کر دی۔

ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جو بھی کوئی شخص چاندی سونے والا تھا جس نے ان میں سے (شریعت کا

مقررہ) حق ادا نہ کیا تو قیامت کے دن اس کے لئے آگ کی تختیاں بنائی جائیں گی پھر ان کو دوزخ کی آگ میں گرم کیا جائے گا پھر اس کے پہلو کو اور پیشانی کو اور اس کی پیٹھ کو اس سے داغ دیا جائے گا۔ داغ لگا کر جب واپس کر دی جائیں گی تو دوبارہ لوٹا دی جائیں گی۔ یہ اس دن ہوگا جو پچاس ہزار سال کا ہوگا۔ اس کے ساتھ ایسا ہی معاملہ ہوتا رہے گا۔ یہاں تک کہ بندوں کے درمیان فیصلے ختم ہوں۔ پھر نتیجہ کے طور پر یہ شخص اپنا راستہ جنت کی طرف یا دوزخ کی طرف دیکھ لے گا۔

آنحضرت ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ جسے اللہ نے مال دیا پھر اس نے اس کی زکوۃ ادا نہ کی تو اس کے لئے اس کا مال قیامت کے دن بڑا زہریلا گنجا سانپ بنا دیا جائے گا۔ (بعض سانپوں کے زیادہ زہریلا ہونے کی وجہ سے سر کے بال اڑ جاتے ہیں) اس سانپ کی آنکھوں پر دو نقطے ہوں گے۔ یہ سانپ اس کے گلے کا ہار بنا دیا جائے گا۔ پھر وہ سانپ اس کی دونوں باچھوں کو پکڑے گا اور یوں کہے گا کہ میں تیرا مال ہوں' میں تیرا خزانہ ہوں' اس کے بعد آنحضرت ﷺ نے یہ آیت: ''ولا تحسبن الذین یبخلون بما آتاھم اللّٰہ من فضلہ '' (آخر تک) تلاوت فرمائی۔

نماز کی پابندی نہ کرنے کا وبال اور ایک نماز کے چھوٹ جانے کا نقصان کیا ہے اس کا ذکر پہلے آ چکا ہے۔ اس حدیث سے زکوۃ نہ دینے کا وبال معلوم ہوا۔ کیا کامیابی ہوئی مال جمع کر کے اور زکوۃ کی ادائیگی روک کر؟ خوب زیادہ مال کی ہوس میں لوگ اپنے ملکوں کو چھوڑ رہے ہیں۔ یورپ' امریکہ' کینیڈا' آسٹریلیا کی طرف لپک رہے ہیں۔ وہاں مال زیادہ ہے مگر بے دینی ہے۔ فحاشی ہے۔ عریانی ہے۔ آزادی ہے۔ جو سراسر بربادی کا ذریعہ ہے۔ مگر ہری بھری دنیا آخرت کی کامیابی کے لئے سوچنے ہی نہیں دیتی۔ اولاد وہاں کے ماحول کے مطابق طور طریق اختیار کر رہی ہے اور آزادی وفحاشی میں سب مگن ہیں۔ وہاں کے قوانین کے مطابق اولاد کو کچھ کہہ بھی نہیں سکتے۔ اگر موجودہ نسل کو کسی نے سنبھال بھی لیا تو آئندہ نسلوں کی تباہی تو بہرحال ہے ہی۔ آخر ایسے مال کی کیا ضرورت ہے جو اپنی اولاد کو دین وایمان سے اور اعمال اسلام سے دور کر دے۔ اولاد کے لئے دوزخ کا سامان کر دینا تو اپنے ہاتھ سے ذبح کر دینے سے بھی زیادہ ظلم ہے۔ کیونکہ ذبح کی تکلیف وقتی ہوتی ہے اور دوزخ کا عذاب سخت بھی ہے اور دائمی بھی۔ (اگر ایمان پر موت آ گئی۔ لیکن اعمال کی وجہ سے عذاب ہو کر چھٹکارہ ہوا تو اس کی مدت بھی تو کم نہیں ہے)

برازیل کے طالب علم سے مدینہ منورہ میں ملاقات ہوئی۔ راقم الحروف نے اس سے دریافت کیا کہ وہاں مسلمانوں کا کیا حال ہے؟۔ کہنے لگا کہ ہاں ان کو اتنا یاد ہے کہ ہمارے باپ دادا مسلمان تھے۔ اسلام کو تقریباً بھول ہی

گئے ہیں۔البتہ مال بہت زیادہ ہے۔راقم نے دریافت کیا کہ یہ لوگ برازیل کب گئے ہیں اور کہاں سے گئے ہیں؟۔ اس نے جواب دیا کہ چالیس سال قبل بعض عرب ممالک سے گئے تھے۔وہاں کے ماحول میں ایسے گھلے ملے کہ چالیس سال سے بہت پہلے ہی اسلام سے کوسوں دور ہو گئے ۔ یہ تو ان کا حال ہے جن کو وطن چھوڑے ہوئے کچھ بہت زیادہ عرصہ نہیں گزرا۔ان کو اتنا یاد ہے کہ ہمارے باپ دادے مسلمان تھے۔غور کرلیں کہ ان کی آنے والی نسلوں کا کیا ہوگا۔

ایک اور واقعہ یاد آ گیا۔احقر کے ایک ملاقاتی کی بہن آسٹریلیا میں رہتی تھیں۔بہن نے بھائی کے یہاں اپنے لڑکے کے رشتہ کے لئے پیغام دیا اور کہا کہ میرا لڑکا 24 ہزار ماہانہ کماتا ہے۔لڑکی والوں نے دریافت کیا کہ دینی حالت کیا ہے اور حرام حلال کی کتنی تمیز ہے۔ وہ کہنے لگی کہ وہاں نصرانیوں کا ماحول ہے۔ہم بھی سور کا گوشت بسم اللہ پڑھ کر کھا لیتے ہیں (العیاذ باللہ) یہ سن کر موصوف نے کانوں میں ہاتھ دھرے اور رشتہ دینے سے انکار کر دیا۔کیونکہ یہ صاحب علماء صلحاء کے پاس اٹھنے بیٹھنے والے تھے۔

مذکورہ بالا ملکوں میں جا کر بستے ہیں۔ نہ لباس اسلامی رہتا ہے۔ نہ سرور دو عالم ﷺ کی شکل وصورت بھاتی ہے۔نہ حلال حرام کی تمیز رہتی ہے۔حرام چیزیں بلا تکلف کھاتے ہیں اور بغیر بسم اللہ کا ذبح کیا ہوا گوشت تو وہاں بہت ہی عام ہے۔ وہاں محلوں میں کھانے پینے کی ضرورت کی چیزیں فروخت کرنے کے لئے دوکانیں کھول لیتے ہیں۔ شراب اور سور کا گوشت اسلام کے نام لیوا بغیر کسی جھجک کے فروخت کرتے ہیں۔حالانکہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ اللہ نے اور اس کے رسول نے شراب کا اور مردار کا اور خنزیر کا اور بتوں کا فروخت کرنا حرام قرار دیا ہے۔(مشکوٰۃ)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لعنت بھیجی شراب پر اور اس کے پینے والے پر اور اس کے پلانے والے پر اور اس کے بیچنے والے پر اور اس کے خریدنے والے پر اور اس کے بنانے والے پر اور اس کے بنوانے والے پر اور اس کے اٹھانے والے پر اور جس کے پاس لے جائی جائے اس پر۔(ابوداؤد،ابن ماجہ)

یورپ' امریکہ' آسٹریلیا میں اسلام سے نسبت رکھنے والوں نے دوکانیں کر رکھی ہیں۔ مذکورہ بالا چیزیں خریدتے اور فروخت کرتے ہیں۔قصداً اور ارادۃً لعنت کے کام کرتے ہیں اور اس کو کامیابی سمجھتے ہیں۔(انا اللہ وانا الیہ راجعون) زیادہ مال کی رغبت نے مذکورہ بالا ملکوں میں رہنے کے لئے آمادہ کیا ہے۔ورنہ مختصر حلال روزی سب جگہ مل جاتی ہے۔جو لوگ ان ملکوں میں رہتے ہیں ان میں معدودے چند وہ ہیں جنہیں اپنے اور اپنی اولاد کے دین وایمان کی فکر ہے اور اصلاحی کوششیں کرتے ہیں۔وقلیل ماھم!

☆..........................☆

مولانا اللہ وسایا

بکھرے موتی

حضرت بہاؤالحق زکریا ملتانیؒ: قطب الارشاد حضرت شاہ عبدالرحیم رائے پوریؒ کے خلیفہ مجاز حضرت مولانا اللہ بخش بہاؤلنگریؒ کے اوپر سولہویں پشت میں ایک بزرگ تھے جو بابا کبہ کے نام سے مشہور تھے ''کبہ'' پنجابی میں خمیدہ کمر یعنی کبڑے کو کہتے ہیں۔ وہ کبڑے تھے۔ ملتان کے علاقہ قادر پور میں رہتے تھے۔ ایک دن حضرت بہاؤالحق زکریا ملتانی تشریف لائے بابا کبہ سے فرمایا کہ مجھے ملتان کا راستہ بتاؤ۔ اس نے راستہ بتایا۔ آپ نے فرمایا کہ میرے آگے چلو اور جرنیلی سڑک پر پہنچادو۔ بابا کبہ نے عرض کیا میں کبڑا ہوں۔ چل نہیں سکتا۔ آپ نے فرمایا جتنا چل سکتے ہو چلو۔ وہ چلا تو آہستہ آہستہ۔ آپ نے فرمایا جلدی چلو اور ساتھ ہی حضرت بہاؤالحق ملتانی نے اپنے گھٹنے سے اس کی کمر ٹھونکی۔ اس سے وہ سیدھا ہو کر دوڑنے لگا۔۔ آپ کی یہ کرامت دیکھ کر مسلمان ہوگیا۔ مولانا اللہ بخش بہاؤلنگریؒ اس بابا کبہ کی سولہویں پشت میں پیدا ہوئے۔

میاں بختاورؒ: مولانا اللہ بخشؒ کے والد میاں بختاور خان کاشتکاری کرتے تھے۔ علاقہ کی سات مساجد میں باری باری اذخر گھاس کا فرش بچھاتے تھے۔ اس نیکی اور خوش بختی کے صدقہ میں اللہ تعالیٰ نے بیٹا اللہ بخش عنایت کیا جو مولانا اللہ بخش بہاؤلنگریؒ کہلائے اور خانقاہ رائے پور کے چشم و چراغ بنے۔ حضرت مولانا عبدالمجید صاحب شیخ الحدیث جامعہ باب العلوم کہروڑ پکا نے ایک دن فرمایا کہ جو شخص علماء سے محبت رکھے گا اللہ تعالیٰ اس نیکی کے صدقہ میں اس کی اولاد کو دین کے علم سے نوازیں گے۔ جو شخص علماء سے بغض وعناد رکھے گا۔ اس نحوست سے اس کی اولاد پر وبال پڑے گا کہ وہ علم دین سے محروم ہو جائے گی۔

مولانا اللہ بخش بہاؤلنگریؒ دہلی تعلیم کے لئے گئے تو گھر سے جو خط آتے تھے بغیر کھولے و پڑھے ایک مٹکے میں ڈال دیتے تھے۔ جس دن تعلیم مکمل ہوگئی مٹکا الٹا کر سب خط ایک ساتھ پڑھے۔ حالات سے باخبر ہوئے اور گھر تعلیم دین مکمل کرنے کے بعد تشریف لائے۔ دوران تعلیم گھر سے آمدہ خطوط اس لئے نہ پڑھتے تھے کہ مبادا کوئی بری خبر پڑھ کر طبیعت مکدر ہو جائے اور تعلیم میں حرج واقع ہو جائے۔ اس لئے یہ احتیاط برتی۔

لطائف ستہ: حضرت شاہ عبدالرحیم رائے پوریؒ نے فرمایا کہ جسد عنصری میں چند ایسے مقامات ہیں جو انوار الٰہی میں تصوف کی لغت میں ان کو لطائف کہا جاتا ہے۔

1.....لطیفہ قلب : اس کا مقام بائیں پستان کے دو انگل نیچے ہے۔اس کا نور سرخ ہے۔

2.....لطیفہ روح : اس کا مقام داہنے پستان کے دو انگل نیچے ہے۔اس کا نور سفید ہے۔

3.....لطیفہ نفس : اس کا مقام ناف کے نیچے ہے۔اس کا نور زرد ہے۔

4.....لطیفہ سری : اس کا مقام سینہ کے درمیان ہے۔اس کا نور سبز ہے۔

5.....لطیفہ خفی : اس کا مقام دونوں ابروں کے اوپر ہے اور اس کا نور نیلگوں ہے۔

6.....لطیفہ اخفی : اس کا مقام ام الدماغ ہے۔اس کا نور سیاہ ہے۔

فرمایا نفی اثبات (لا الہ الا اللہ) کا ذکر کرتے ہوئے لفظ لطیفہ قلب سے نکال کر لطیفہ نفس اور لطیفہ روح کے راستہ سے کھینچ کر دائیں کندھے تک لائیں۔ دائیں کندھے سے لفظ الہ کو نکال کر بائیں طرف لے جائیں بائیں کندھے سے اللہ کی ''ہ'' کو ذرا گردن اونچی کر کے لطیفہ ام الدماغ سے نکال کر تھوڑا سا سکتہ کر قلب پر الا اللہ کی ضرب لگائیں اور پورے شدومد سے ذکر پورا کریں۔ جب لا الہ کہے تو دنیا و مافیھا کو دل سے نکال دے اور جب دل پر الا اللہ کی ضرب لگائے تو تصور کرے کہ میرے دل کی دنیا پر اللہ تعالیٰ کا نور برس رہا ہے۔(اللھم وفقنا لما تحب وترضی • آمین یارب العالمین)

جادو و آسیب کے لئے وظیفہ: حضرت شاہ عبدالرحیم رائے پوریؒ کے حوالہ سے منقول ہے کہ صبح کی نماز کے بعد درود شریف تین بار، سورۃ فاتحہ تین بار، سورۃ الکافرون تین بار پڑھ کر اپنے ہاتھوں پر دم کر کے بدن کے اگلے حصہ پر، سر سے پاؤں تک پھیرے۔ اسی طرح سورۃ اخلاص تین بار، معوذتین تین بار، درود شریف تین بار پڑھ کر اپنے ہاتھوں پر دم کر کے بدن کے پچھلے حصہ پر سر سے پاؤں تک ہاتھ پھیرے۔ اس کی برکت سے کسی بھی قسم کا جادو وسحر اثر نہیں کرے گا۔

پیر جھنڈا لائبریری: صوبہ سندھ میں معروف قدیمی لائبریری تحصیل صوبا ضلع حیدرآباد میں درگاہ پیر جھنڈا شریف میں ایک قدیم مثالی لائبریری ہے۔ اب یہ دو حصوں میں منتقل ہو گئی ہے۔ پیر جھنڈا لائبریری کے انچارج سید محمد قاسم شاہ صاحب اور ان کے صاحبزادہ سید احسان اللہ صاحب ہیں۔ دوسرا حصہ اس لائبریری کا سعید آباد میں

بقیہ: صفحہ 41 پر

مولانا محمد نذر عثمانی

حضور سرور کائنات ﷺ سے صحابہ کرامؓ کی محبت

1...... حضرت سعید بن عامرؓ امیر المومنین سیدنا عمر فاروقؓ کو خلیفہ مقرر ہونے پر وصیت فرمائی کہ لوگوں کے معاملے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا اور اللہ تعالیٰ کے بارے میں لوگوں سے کبھی نہ ڈرنا اور یہ کہ تمہارے قول وفعل میں تضاد کبھی نہیں ہونا چاہئے۔ اس لئے کہ انسان کی بہترین گفتار وہی ہوتی ہے جس کی تصدیق اس کا کردار کرے۔

2...... صحابہ کرامؓ حضور ﷺ کی زیارت کو ترستے تھے۔ آپ ﷺ نے مرض الموت میں جب پردہ اٹھا کر دیکھا اور صحابہ کرامؓ کو نماز کی حالت میں دیکھ کر مسکرائے تو صحابہ کرامؓ میں مسرت کی لہر دوڑ گئی۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ ہم نے حضور ﷺ کے مسکرانے سے زیادہ حسین منظر نہیں دیکھا۔ کچھ عاشقان رسول ﷺ ایسے بھی تھے جن کو اپنی آنکھیں محض اس لئے عزیز تھیں کہ ان سے حضور ﷺ کی زیارت ہوتی تھی۔

3...... ایک صحابیؓ کی آنکھیں جاتی رہیں۔ لوگ عیادت کو آئے تو کہنے لگے یہ آنکھیں تو مجھے اس لئے عزیز تھیں کہ ان سے آقائے نامدار ﷺ کی زیارت ہوتی تھی۔ جب وہ ہی نہ رہے تو آنکھوں کے جانے کا غم کیا ہے۔

4...... حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی رسالت مآب ﷺ کے ساتھ محبت کا یہ عالم تھا کہ جب بھی آپ ﷺ سفر کے لئے تشریف لے جاتے تو ابن مسعودؓ ساتھ ہوتے۔ آپ ﷺ کو جوتیاں پہناتے۔ آپ ﷺ کی جوتیاں اتارتے۔ سفر میں آپ ﷺ کا بچھونا، مسواک، جوتا اور وضو کا پانی انہی کے پاس ہوتا تھا۔ اس لئے صحابہ کرامؓ ابن مسعودؓ کو سوار رسول ﷺ کے نام سے یاد کرتے۔ یعنی حضور ﷺ کے میر ساماں۔

5...... حضرت ربیعہ اسلمیؓ سارا دن آنحضور ﷺ کی خدمت میں رہتے تھے۔ جب آپ ﷺ عشاء کی نماز سے فارغ ہو کر کاشانہ نبوت میں تشریف لے جاتے تو ربیعہ اسلمیؓ دروازے کے باہر بیٹھے رہتے کہ شاید میرے آقا کو کوئی کام پڑے اور میرے بھاگ جاگ اٹھیں اور حضور ﷺ کی خدمت کی سعادت نصیب ہو جائے۔ ایک دن حضور ﷺ نے ربیعہ کو یاد فرمایا۔ حاضر ہوئے تو ارشاد ہوا ربیعہ تم شادی کیوں نہیں کرتے۔ عرض کی شادی کی تو یارسول اللہ ﷺ آپ کا آستانہ اور یہ چوکیداری چھوٹ جائے گی۔ مگر آنحضور ﷺ نے بار بار اصرار سے فرمایا اور ربیعہ شادی پر مجبور ہو گئے۔

6...... حضرت طفیل بن عمرو الدوسیؓ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں مکہ حاضر ہوا۔

حضرت ابو ہریرہؓ بھی میرے ساتھ تھے۔ نبی کریم ﷺ نے مجھ سے دریافت فرمایا طفیل صورت حال کیا ہے۔ میں نے عرض کی حضور لوگوں کے دلوں پر پردے پڑے ہیں۔ کفر نے شدت اختیار کر لی ہے اور قبیلہ دوس پر فسق وفجور اور نافرمانی کا خصوصیت سے غلبہ ہے۔ یہ سننا تھا کہ رسالت مآب ﷺ اٹھے۔ وضو فرمایا نماز پڑھی اور آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر کچھ کہنا چاہا۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جب میں نے آپ ﷺ کو اس حالت میں دیکھا تو میں دل ہی دل میں ڈر گیا کہ مبادا میری قوم کو حضور بد عادیں اور وہ ہلاک ہو جائے۔ میں نے افسردگی کے عالم میں کہا ہائے میری قوم۔ لیکن رحمت دو عالم ﷺ نے جو فرمایا وہ حیران کن تھا اور وہ یہ تھا کہ الٰہی قبیلہ دوس کو ہدایت فرما۔ یہ جملہ تین مرتبہ فرمایا پھر آپ ﷺ حضرت طفیلؓ کی طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا اب آپ اپنی قوم کے پاس بلا دھڑک جائیں ان کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کریں اور انہیں اسلام کی دعوت دیں۔

7......حضرت عمر بن خطابؓ کے دور خلافت میں ایک مرتبہ حضرت عمرو بن طفیلؓ آپ سے ملاقات کے لئے تشریف لائے۔ دستر خوان بچھا۔ اس وقت متعدد لوگ آپ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرت عمرؓ نے سب کو کھانے کی دعوت دی۔ حضرت عمروؓ ایک طرف الگ ہو کر بیٹھے رہے۔ فاروق اعظمؓ نے دریافت کیا کیا بات ہے۔ آپ کھانے میں شریک نہیں ہو رہے۔ ایسا تو نہیں ہے کہ آپ اپنے کٹے ہوئے ہاتھ کی وجہ سے شرم محسوس کر رہے ہوں۔ جواب دیا امیر المومنین بالکل یہی بات ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا خدا کی قسم میں اس وقت تک کھانے کو چکھنے والا نہیں جب تک تم اپنا یہ کٹا ہوا ہاتھ اس میں نہیں ڈال دیتے۔ بخدا اس قوم میں آپ کے علاوہ کسی کو یہ شرف حاصل نہیں کہ اس کے جسم کا ایک حصہ اس سے پہلے جنت میں پہنچ جائے۔ یعنی ان کا وہ ہاتھ میدان جہاد میں کٹ کر پہلے جنت میں پہنچ چکا ہے۔

8......سرکار دو عالم رحمت اللعالمین ﷺ مدینہ منورہ پہنچے تو اہالیان مدینہ میں سے ہر ایک کی دلی تمنا تھی کہ اسے رسول اللہ ﷺ کی میزبانی کا شرف حاصل ہو۔ لیکن آپ ﷺ سب کو یہی ارشاد فرماتے کہ میری اونٹنی کا راستہ چھوڑ دو۔ یہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے مامور ہے۔ اونٹنی مسلسل چلتی رہی۔ ہر ایک کے دل میں یہ شوق تھا کہ وہ اس خوش قسمت کو دیکھیں کہ کس کے نصیب میں یہ دولت آتی ہے۔ اونٹنی یکا یک حضرت ابو ایوب انصاریؓ کے گھر کے سامنے بیٹھ گئی۔ ابو ایوب انصاریؓ کا دل خوشی سے باغ باغ ہو گیا۔ فوراً آگے بڑھ کر رسالت مآب ﷺ کو خوش آمدید کہا۔ اتنے خوش ہوئے گویا دنیا کے خزانے ہاتھ لگ گئے ہوں۔ آپ ﷺ کا سامان اٹھایا اور اپنے گھر کی طرف چل دیئے۔

حضرت ابو ایوب انصاریؓ کا گھر دو منزلہ تھا۔ بالائی منزل کو خالی کر دیا گیا تا کہ رسول اللہ ﷺ اس میں قیام فرمائیں۔ لیکن میرے آقا نے رہائش کے لئے نچلی منزل کو ترجیح دی۔ حضرت ابو ایوب انصاریؓ نے آپ کے حکم کی

تعمیل کرتے ہوئے جہاں آپ ﷺ نے رہنا پسند کیا وہیں انتظام کر دیا۔ جب رات ہوئی تو رسالت مآب ﷺ بستر پر آرام فرمانے لگے۔ حضرت ابوایوب انصاریؓ اور ان کی اہلیہ بالائی منزل پر چلی گئیں۔ لیکن فوراً خیال آیا کہ افسوس ہم کیا کر بیٹھے کہ ہمارے آقا ﷺ نیچے آرام کریں اور ہم اوپر۔ کیا ہم رسول اللہ ﷺ کے اوپر چلیں گے پھریں گے۔ کیا ہم رسول اللہ ﷺ اور وحی کے درمیان حائل نہ ہوں گے۔ یہ تو آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں گستاخی ہے۔ ہم تو تباہ ہو جائیں گے۔ دونوں میاں بیوی انتہائی پریشانی کے عالم میں ہیں۔ سجھائی کچھ نہیں دیتا کہ کیا کریں۔ دلی سکون جاتا رہا اور پریشانی کے عالم میں دیوار کے ساتھ لگ کر بیٹھ گئے اسی غم میں غلطاں رہے اور اس بات کا خیال رکھا کہ کمرے کے درمیان نہ چلیں۔ جب صبح ہوئی تو بارگاہ اقدس میں حاضری دی اور رات کا ماجرا عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ ہم دونوں رات بھر جاگتے رہے۔ ایک لحہ بھی نہ سو سکے۔ عرض کی ہمارے دل میں یہ احساس پیدا ہوا کہ ہم چھت پر چلیں گے تو چھت کی مٹی آپ ﷺ پر پڑے گی جو آپ ﷺ کو ناگوار گزرے گی۔ دوسری بات یہ ہے کہ ہم آپ ﷺ اور وحی کے درمیان حائل ہو گئے۔ یہ باتیں سن کر رسالت مآب ﷺ نے ارشاد فرمایا ابوایوب غم نہ کرو۔ نیچے رہنا میرے لئے آرام دہ ہے۔ کیونکہ ملاقات کی غرض سے کثرت سے لوگوں کی آمد و رفت ہے۔ ابوایوبؓ فرماتے ہیں کہ ہم نے حضور ﷺ کا حکم مانا لیکن ایک شدید سردی کی رات میں ہمارا مٹکا ٹوٹ گیا اور پانی چھت پر بہہ گیا۔ میں اور میری بیوی جلدی جلدی اس پانی کو اپنے لحاف سے خشک کرنے لگے کہ کہیں یہ پانی نیچے ٹپک کر رسول اللہ ﷺ تک نہ پہنچ جائے۔ جب صبح ہوئی تو میں خدمت اقدس میں حاضر ہوا میں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں مجھے اچھا نہیں لگتا کہ میں اوپر رہوں جبکہ آپ ﷺ نیچے تشریف فرما ہوں۔ پھر میں نے رات کو مٹکا ٹوٹنے کا واقعہ بھی سنایا۔ آپ ﷺ نے میری التجا کو قبول فرمایا اور آپ ﷺ بالائی منزل پر جلوہ افروز ہونے پر رضامند ہو گئے۔

قارئین حضرات توجہ فرمائیں

محترم قارئین جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ اس وقت مہنگائی عروج پر ہے۔ جس کی وجہ سے پریس مٹریل مثلاً کاغذ، چھپائی اور بائنڈنگ وغیرہ پر بھی اس کا اثر پڑا ہے۔ اس وقت ایک دینی جریدہ کے لئے کتنی مشکلات درپیش ہیں آپ بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں۔ دینی رسائل محض جماعتی احباب کے تعاون سے دین کی تبلیغ جاری رکھے ہوئے ہیں۔ اسی تعاون کی بناء پر ہم آپ حضرات سے ملتجی ہیں کہ براہ کرم جن قارئین کا سالانہ چندہ ختم ہو چکا ہے۔ ان حضرات سے گزارش ہے کہ براہ کرم اپنا سالانہ چندہ ارسال فرما کر فتنہ قادیانیت کے اس تحریک میں عملی طور پر شامل ہوں۔ اگر پرچہ جاری رکھنا مقصود نہ ہو تو اطلاع دے کر ممنون احسان فرمائیں۔ ادارہ

مولانا محمد اکرم طوفانی

ناقابل فراموش

صحابہ کرام کی مقدس جماعت نے حضورﷺ سے محبت کے جو نایاب نشانات چھوڑے ہیں وہ قیامت تک آنے والے انسانوں کے لئے نہ صرف مشعل راہ بلکہ عبرت آموز بھی ہیں۔ یہ ٹھیک ہے کہ ہم حضورﷺ سے کافی دور ہو چکے ہیں اور حضورﷺ کی ذات گرامی کے بعد حضورﷺ سے دوری کا چودہ سو سال کا سفر طے کر چکے ہیں۔ لہٰذا ہم صحابہ کرام کی طرح حضورﷺ سے محبت کا مظاہرہ اور حضورﷺ کے ارشادات وافعال کو ترجیحی بنیادوں پر اختیار کرنا تو یقیناً ہمارے بس کی بات نہیں ہے اور امید ہے کہ اللہ تعالیٰ بھی اس پرفتن دور میں ہماری کوتاہیوں سے درگزر فرمائیں گے۔ لیکن ہم سب مسلمان جس سیٹ پر بھی براجمان ہیں مذہبی سیٹ ہو یا حکمرانی کی سیٹ‘ سویلین سیٹ ہو یا فوجی سیٹ‘ ایک اعزاز کو ہر حال میں ہر جگہ مدنظر رکھنا ہوگا۔ وہ یہ کہ ہمارے اور آپ کے آقا حضرت محمدﷺ کی ذات گرامی کا جو مقام ہے جو منصب ہے یا جو ناموس رسالت کے تقاضے ہیں قرآن وحدیث کی روشنی میں اس قدر واضح اور قابل حجت ہیں کہ ہم ان کو نظر انداز کر کے کم از کم اپنے اسلامی تشخص کو بحال نہ رکھ سکیں گے۔

حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ سے منسوب کتاب ملفوظات حضرت انور شاہ کشمیریؒ میں حضرت نے علامہ ابن تیمیہؒ کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ: ”لولم یظهر محمد ابن عبداللّٰه لبطلت نبوة سائد الانبیاء“ اگر حضورﷺ کا ظہور نہ ہوتا تو تمام نبیوں کی نبوت باطل ہو جاتی۔ آپ بحیثیت مسلمان غور فرمائیں کہ آپﷺ کی عدم آمد تمام انبیاء کی نبوت کے خاتمہ کا ذریعہ بن سکتی تھی۔ اس سے آپ حضورﷺ کی عزت وناموس اور تقدس کا اندازہ لگا سکتے ہیں اور اسی کو اللہ تعالیٰ نے یوں فرمایا: ”بل جاء الحق وصدق المرسلین“ آپ کا آنا اس قدر حق ٹھہرا کہ آپ نے پہلے تمام آنے والے انبیاء کی تصدیق کرنی تھی۔ گویا کہ پہلے نبیوں کی صداقت پر مہر محمد رسول اللہﷺ کی ذات گرامی کی آمد کی مہر تھی۔ تو اسی لئے ہم تمام مسلمانوں پر یہ فرض ہے کہ ہم مسلمانوں نے حضورﷺ کی ختم نبوت کے حوالے سے اگر کچھ قدرے بھی بات کرنا چھوڑ دی اور مسلمانوں کو قادیانیت ومرزائیت کے دجل سے آگاہ نہ کیا تو پھر صاف بات ہے کہ ہم نے محمد رسول اللہﷺ کی رفاقت حاصل کرنے اور حضورﷺ سے محبت کا حق ادا کرنے میں ایسی سستی وکاہلی کا مظاہرہ کیا جو ناقابل تلافی جرم ہوگا۔ بلکہ ہماری ملی غیرت اور حمیت کو بھی لے ڈوبے گا۔ جس کا ازالہ کبھی نہ ہو سکے گا۔ خصوصاً جبکہ ہر قادیانی مرزائی مرزا قادیانی کے تعارف اور اپنے دیرینہ دجل وفریب کی

اشاعت میں مصروف ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ ایک آدمی اپنے وعظ سے دوصد آدمیوں کو نمازی بناتا ہے۔ یہ مستحسن فعل ہے۔ اس کا فائدہ بھی ہے۔ لیکن ایک قادیانی سادہ لوح مسلمان کو دین سے ناواقف نوجوان کو اپنی چکنی چپڑی باتوں سے اس کو مرتد بنادیتا ہے اور اس کو دامن مصطفیٰ سے دور لے جا کر کفر ونفاق کے عمیق گڑھوں میں پھینک دیتا ہے تو اس ایک مسلمان کے مرتد ہونے کا نقصان دوصد مسلمانوں کو نمازی بنانے سے زیادہ ہے کہ یہ ایک مستقل نسل قیامت تک کفر کی آغوش میں پیدا ہوگی۔ جس کی ذمہ داری ہم تمام مسلمانوں پر عائد ہوگی۔

سینکڑوں نوجوان مسلمان ایسے ملتے ہیں جو سرے سے قادیانیت اور مرزائیت کی دجالی چالوں سے بھی بے خبر ہیں۔ بلکہ ان سے میل جول رکھتے ہیں اور وہ اس سے بھی بے خبر ہوتے ہیں کہ ختم نبوت کا معنی کیا ہے اور ختم نبوت کے تقاضے کیا ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت خانقاہ سراجیہ والے ارشاد فرماتے ہیں کہ اس وقت حضورﷺ کو روضہ اطہر میں جس قدر تشویش فتنہ قادیانیت سے ہے اس قدر کسی اور فتنے سے نہیں ہے۔ بے شک فتنہ جو بھی ہو وہ اپنی جگہ پر قبیح اور مکروہ ہے۔ اس کی تردید ضروری ہے۔ لیکن ناموس پیغمبرﷺ کی حفاظت اور اس کے تقدس کو باقی رکھنا یہ ایک ایسا فریضہ ہے کہ دین کی تمام عمارت اس پر موقوف ہے۔ اگر قادیانی اس جعلی انداز میں جس طرح ملک وملت کے بہی خواہوں کو دھوکہ دے کر ان میں گھسے ہوئے ہیں اور مسلمانوں سے تعلقات استوار کئے ہوئے ہیں۔ اگر ہم نے توجہ نہ دی اور اس اہم سے اہم فریضہ سے غفلت کا مظاہرہ کیا تو اس کا انجام بد سے بدتر ہوگا اور ہم میں سے ہر ایک شخص اس کا ذمہ دار ہوگا۔ خواہ وہ کسی منصب پر ہو۔ کسی عہدہ پر ہو۔ مذہبی ہو یا دنیاوی ہو۔ حضورﷺ کی یہ تشویش اسی لئے بڑھ رہی ہے کہ ہم مسلمانوں میں تحفظ عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت پر توجہ کم کیا بلکہ سرے سے ختم کردی گئی ہے۔

میرا چیلنج ہے ہر مسلمان کو کہ وہ میرے ساتھ کسی بھی کالج اور یونیورسٹی کے گیٹ پر کھڑا ہو جائے اور صرف ایک سوال ہم ہر ایک سٹوڈنٹ سے کریں گے کہ ختم نبوت کے معنی کیا ہیں اور مرزائیت کس دجل کا نام ہے۔ ایک صد میں سے دس نے بھی بتلادیا تو میں ہر دس صحیح جواب دینے والوں کو انعام دوں گا۔ آخر یہ غفلت یہ عدم واقفیت یہ عدم توجہ کس طرف نشان دہی کر رہی ہے۔ یہ صاف ظاہر ہے کہ ہم میں سے ہر شخص اپنے منصب پر حق مصطفیﷺ ادا کرنے میں کوتاہی کا مظاہرہ کر رہا ہے۔ الا ماشاء اللہ! اور یہ ہمارا ایک ایسا جرم ہے جس کی پاداش میں ہم مسلمان دنیا بھر میں ذلت کی طرف رواں دواں ہیں۔ حضورﷺ کے ناموس اور تقدس کو دنیا کی ہر عبادت اور ہر عمل پر ترجیح دینا اور یہ تو اس صورت میں بھی واجب ہے کہ اب تک اگر کوئی جھوٹا نبی نہ بھی آتا اور دنیا میں ہر طرف صرف اور صرف محمد رسول

ﷺ کی ہی ذات پاک کی رسالت کا چرچا ہوتا نہ کوئی دجال ہوتا نہ کوئی جھوٹا مسیح اور مہدی ہوتا۔ اس کے باوجود شریعت کا مطالبہ ہے کہ مسلمان کسی بھی صورت میں حضور ﷺ کی شان اور تقدس کو نظر انداز نہ کریں۔

ناظرین! ہم پر یہ فریضہ اس وقت کئی گنا زیادہ عائد ہو جاتا ہے جبکہ آپ کے مقابلے میں ایک جھوٹی اور دجالی نبوت کا پرچار کیا جا رہا ہو اور جھوٹی اور دجالی نبوت کا ہر پیروکار ہر سیٹ پر اس کی جھوٹی نبوت کا پرچار کر کے مسلمانوں کے ایمانوں پر ڈاکہ زن ہو۔ اس لئے کہ یہاں تقابل ہو جاتا ہے کہ جب جھوٹا ہر حال میں جھوٹے کا تذکرہ کرتا ہے تو پھر ہم تو ایک ایسے بے مثال نبی کے امتی ہیں۔ ہم ایسے بے نظیر پیغمبر ﷺ کے نام لیوا ہیں کہ جن کی عدم آمد سے ہی روحانیت کا سارا نظام تہ و بالا ہو جاتا۔ آپ ﷺ کا تذکرہ' آپ ﷺ کے ناموس کی حفاظت کی ذمہ داری آپ ﷺ کی آمد کے بعد ہم پر کس قدر ضروری ہو جاتی ہے۔ قادیانی مرزائی اپنے دجل سے' فریب سے' جعلی اخلاق سے' جعلی پیار سے' جھوٹے نبی کی نبوت کو ہر رنگ میں پیش کر رہا ہے تو پھر تجھ اور مجھ جیسے نام نہاد عاشق رسول ﷺ پر یہ ضروری کیوں نہیں کہ ہم ان مکار اور دجال لوگوں کے مکر وفریب سے کملی والے کی امت اور بھولے بھالے مسلمانوں کو آگاہ کریں اور اس کی اہمیت کو واضح کر کے خصوصاً نوجوانوں کے ایمان بچانے کے لئے مہینہ میں چار دفعہ نہیں تو ایک دفعہ ہمارے خطباء حضرات ایک جمعہ پر صرف دس منٹ خطبہ شروع کرنے سے پہلے بتا دیں کہ:

مسلمانو! نوجوانو! یہ فتنوں کا دور ہے اور قادیانی فتنہ پھیلا کر مسلمانوں کو مرتد بنانے میں ہمہ تن مصروف ہیں۔ تم لوگ صرف اس قدر ذہن میں رکھ لو کہ ہمارے آقا حضور ﷺ پر نبوت ختم ہو چکی ہے۔ آپ ﷺ کے بعد حضور ﷺ کی امت میں پیدا ہو کر کوئی پاگل نبوت کا دعویٰ کرے گا تو مرتد بے ایمان اور کافر ہے۔ قادیانی اور مرزائی اس لئے کافر ہیں کہ ان دجالوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کو ظلی نبی' مہدی اور مسیح موعود مان لیا ہے اور جو شخص کسی بھی کافر کو مسیح موعود اور مہدی مانے گا وہ از خود کافر ہو جاتا ہے۔ مرزا قادیانی کذاب وملعون تاریخ کا بدترین کافر ہے۔ وہ کیسے مہدی مسیح ہو سکتا ہے اور خصوصاً حضور ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنے والے کو ایک اچھا اور نیک انسان ماننا بھی کفر ہے۔ چہ جائیکہ اس کو نبی ومہدی مانا جائے۔ اس طرح ہر مہینہ میں نوجوان مسلمان اور سادہ لوح لوگوں کو علم ہوتا رہے گا کہ قادیانی کیوں کافر ہیں اور یہ احمدی کیوں نہیں۔ پھر مسلمان نوجوان آگاہ ہوتا رہے گا اور محدث اگر مہینہ میں حدیث پڑھاتے وقت کسی نہ کسی پہلو سے اس مسئلہ کو اجاگر کر کے طلباء کو سمجھاتے رہیں تو یوں یہ کئی حد تک تلافی ہوتی رہے گی۔ کاش! کہ ہمارے خطباء حضرات اور محدث اس مسئلہ کی طرف توجہ فرماتے تو قادیانیت کو سمجھانے میں ہمارے جیسے مبلغ کے جو دس سال لگتے ہیں وہ کام ایک مہینہ میں ہو سکتا ہے اور یوں ان مکاروں کی چالوں سے ہم مسلمانوں کو بچا سکتے ہیں۔

قسط نمبر 7

منشی مولا بخش کشتہ

روئیداد جلسہ اسلامیہ قادیان

جھوٹے کو اس کے گھر تک پہنچانے کے لئے ہمیشہ علمائے کرام اور مشائخ عظام نے کوشش کی۔ قادیان میں انجمن اسلامیہ مسلمانوں نے قائم کی۔ جس نے قادیان میں متعدد دینی تبلیغی اجلاس عام و کانفرنسیں کیں۔ ۱۹، ۲۰، ۲۱ مارچ ۱۹۲۱ء بروز ہفتہ، اتوار اور پیر تین روزہ کانفرنس قادیان میں منعقد ہوئی۔ دارالعلوم دیوبند کے نائب ناظم حضرت مولانا حبیب الرحمن صاحب ”کانفرنس کے صدر تھے۔ حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیریؒ“ حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب“ حضرت مولانا قاری محمد طاہر دیوبندیؒ“ حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ“ حضرت مولانا عبدالسمیع دیوبندیؒ“ حضرت مولانا میر محمد ابراہیم سیالکوٹیؒ“ حضرت مولانا ظفر الحق بٹالویؒ“ حضرت مولانا سید مرتضیٰ حسن چاندپوریؒ“ حضرت مولانا بدر عالم میرٹھیؒ“ حضرت مولانا نواب الدینؒ“ حضرت حافظ حبیب اللہ امرتسریؒ“ حضرت مولانا عبدالشکور لکھنویؒ“ ایسے اکابر علماء نے اس میں خطابات فرمائے۔ اس زمانہ کے معروف صحافی جناب منشی مولانا بخش کشتہ امرتسریؒ ایڈیٹر اتحاد امرتسر نے اس کی مختصر روئیداد قلمبند کی۔ جو فتح اسلام یعنی ”جلسہ اسلامیہ قادیان“ کی روئیداد کے نام سے شائع کی۔ دفتر کی لائبریری میں ایک خستہ نسخہ موجود تھا۔ ریکارڈ کی تازگی کے لئے لولاک میں قسط وار شائع کرنے کی سعادت پر رب کریم کی عنایت کردہ توفیق سے جھکی گردن کے ساتھ پیش خدمت ہے۔ ادارہ!

اخبارات واشتہارات کے ذریعہ سے یہ خبر پہلے مشتہر کردی گئی تھی کہ پنجابی نبی کے مسکن و ملجاء قادیان ضلع گورداسپور پنجاب میں خاص اسلامی جلسہ منعقد کیا جائے گا۔ جس میں اسلامی مسائل بیان کرنے کے ساتھ ساتھ مرزا غلام احمد قادیانی مدعی نبوت کے دعاوی والہامات پر روشنی ڈالی جائے گی۔ چنانچہ اس جلسہ میں شرکت کے لئے علمائے کرام کی ایک جماعت ۱۸ مارچ ۱۹۲۱ء مطابق ۷ رجب ۱۳۳۹ھ بروز جمعۃ المبارک صبح دس بجے امرتسر سے گاڑی پر سوار ہو کر پونے بارہ بجے کے قریب بٹالہ اسٹیشن پر پہنچی۔ جہاں اہالیٔ بٹالہ ایک کثیر تعداد میں بغرض استقبال موجود تھے۔

رضا کاران استقبالیہ کمیٹی مسلم ینگ مینز ایسوسی ایشن اور دیگر باشندگان بٹالہ نے جس خلوص واشتیاق اور انتظام سے معزز مہمانوں کا خیر مقدم کیا وہ قابل تعریف تھا۔ علمائے کرام کی جماعت گاڑیوں میں سوار ہو کر اللہ اکبر کے نعروں کے ساتھ بڑی مسجد میں پہنچی۔ فریضہ نماز ادا کرنے کے بعد کھانا کھلایا گیا۔ تین بجے کے قریب قلعہ بٹالہ کے متصل جلسہ وعظ منعقد ہوا۔ جس میں حضرت مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب ایڈیٹر اہل حدیث امرتسر نے علمائے کرام کے آنے اور قادیان میں جانے کی ضرورت کو بیان کرتے ہوئے مرزائی مشن کے عقائد سے پبلک کو آگاہ کیا۔ ان کے بعد دیگر علمائے کرام کی تقریریں ہوئی۔ جن میں بعض خلافت کے موضوع پر دلنشین طریق سے کی گئیں۔

۱۹ مارچ: سنیچر وار صبح کو علمائے کرام کی جماعت تانگے اور ٹریکٹروں پر سوار ہو کر دس بجے کے قریب قادیان پہنچی۔ شیر پنجاب حضرت مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری، حضرت مولانا انور شاہ صاحب معلم اول دارالعلوم دیوبند، حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب نائب ناظم مدرسہ دارالعلوم دیوبند آگے آگے تھے اور دیگر علمائے کرام وہمدردان اسلام پیچھے پیچھے ایک جم غفیر کی آغوش محبت واخوت میں اللہ اکبر کے گونجتے ہوئے نعروں میں قادیانی عبادت گاہ اقصیٰ کے ساتھ ساتھ گزرے۔ قادیانی مرزائی اپنے منارۃ المسیح پر چڑھ کر اس جلوس کا نظارہ کر رہے تھے۔ حضرت مولانا ابوالوفا نے جلسہ گاہ میں پہنچ کر حاضرین کو مخاطب کر کے اعلان کیا کہ علمائے کرام تمہارے قصبہ میں آ گئے ہیں اور کھانا کھانے اور نماز پڑھنے کے بعد آئیں گے اور اپنی تقاریر سے آپ کو مستفیض کریں گے۔

اجلاس اول: دو بجے دوپہر کو علمائے کرام جلسہ گاہ میں تشریف لائے۔ ہزاروں مسلمانوں کے علاوہ ہندو اور سکھ اصحاب بھی بکثرت جلسہ میں شریک ہوئے۔ چونکہ عورتوں کی نشست کے لئے بھی الگ انتظام کیا گیا تھا۔ اس لئے وہ بھی شامل جلسہ ہوئیں۔ سب سے پہلے قاری عبدالکریم امرتسری نے قرآن مجید کے ایک رکوع کی تلاوت کی۔ اس کے بعد مولوی ظفرالحق صاحب مدرس بٹالہ کی تحریک اور حاضرین کی تائید پر مولانا حبیب الرحمٰن صاحب نائب ناظم مدرسہ دارالعلوم دیوبند صدر قرار پائے۔ مولانا کے کرسی صدارت پر متمکن ہونے کے بعد مولوی محمد طاہر دیوبندی نے خوش الحانی کے ساتھ آیت مبارک: ''واذقال اللّٰہ یعیسی ابن مریم۰'' کی تلاوت کی۔

صاحب صدر کی افتتاحی تقریر

صاحب صدر نے حمد وصلوٰۃ کے بعد جلسہ کے انعقاد کی غرض اور ضرورت اور اپنی انکساری کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ میں ناچیز حقیر ہوں۔ مگر چونکہ اس سرزمین اور اس سرچشمہ سے وابستہ ہوں جس نے ہدایت کی روشنی: نیا

میں پہنچائی اور جس نے تشنگان علم کو سیراب کیا اور جو دنیا بھر کا مرکز علم تسلیم کیا گیا ہے۔ پس اس منبع فیض کا ادنیٰ خادم ہونے کی حیثیت سے جو اعزاز آپ نے مجھے بخشا ہے اس کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ان تین دنوں میں آپ خدا کے فضل سے بہت کچھ مفید و پراثر مواعظ سے بہرہ اندوز ہوں گے اور میں یہ بھی کہنا مناسب سمجھتا ہوں کہ ہمارے کسی مبلغ کی غرض کسی کی دشمنی یا کسی کو رنج دینا نہیں ہے۔ بلکہ حق وصداقت کا اظہار مقصود ہے۔

تقریر مولانا ابوالوفا ثناءاللہ صاحب ایڈیٹر اہل حدیث امرتسر

حمد وصلوٰۃ کے بعد مولانا نے فرمایا کہ میرے بھائیو! اور میرے دوستو! میری تقریر کا عنوان ہے ''مرزا قادیانی اور ہم'' میں اس میں وہی عرض کروں گا جیسا حق مجھے شرعی طور پر اور قانونی طور پر حاصل ہے۔ علمائے کرام کا مرزا قادیانی سے ایک رشتہ ہے۔ مگر خیالات وعقائد میں اختلاف ہے۔ مرزا قادیانی ہمارے سامنے ایسے خیالات پیش کرتے ہیں جو پہلے نہ تھے اور کہتے ہیں کہ ان کو مانو۔ جب ہم دھیلے پیسے کا مٹی کا پیالہ خریدتے ہیں تو اچھی طرح اس کی دیکھ بھال کرتے ہیں۔ اگرچہ دوکاندار اپنے پیالہ کی تعریف وتصدیق کرتا ہوا خریدار کو اپنی طرف جھکاتا ہے۔ مگر خریدار حتی الوسع اپنی تسلی کرلیتا ہے۔ پس ایک شخص جو ہمارے ان خیالات کو جو قرن بعد قرن ہم تک پہنچے ہیں الٹتا ہے تو ہمارا حق ہے کہ ہم بھی اس کو جانچیں۔

مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ میرے جیسا کسی کو نہ سمجھو اور نہ کسی کو میرے جیسا۔ میں وہ سورج ہوں جس کے

ا؎ مرزائیوں کی طرف سے یہ پیہم کوشش کی گئی تھی کہ قادیان میں مسلمانوں کا جلسہ نہ ہونے پائے۔ اس اسلامی جلسہ کو روکنے کے لئے قادیانی تخت گاہ کی طرف سے ایڑی چوٹی کا زور لگایا گیا۔ حکام کے ذہن میں مختلف وسوسے اور شبہات ڈالے گئے۔ لیکن جب ڈپٹی کمشنر گورداسپور نے اجازت دے دی تو مرزامحمود نے اپنی عبادت گاہوں پر قفل لگوادیئے اور فوراً مرزا قادیانی (پنجابی نبی) پنجے لے کر لکڑی کے شہتیر ڈال کر ایک گول گنبد سے بند کردیا۔ اپنے چوکوں پرنا کہ بندیاں کردیں۔ جابجا پہرے لگوادیئے۔ ٹین کے پیپے کثیر تعداد میں پانی سے بھروا کر رکھ لئے کہ اگر آگ لگ جائے تو ان سے بجھاسکیں۔ اسلامی جلال وسطوت کا ان پر ایسا غلبہ ہوا کہ وہ اپنے سایہ سے خود ڈرتے رہے اور ان مصنوعی خطرات سے اپنے مریدوں کو ڈراتے رہے۔ تھانے دار صاحب نے ان خطرات کی بناء پر انجمن اسلامیہ قادیان سے ایک اقرار اس مضمون کا لکھوایا کہ ہم مرزا قادیانی کی ذات پر کوئی حملہ نہ کریں گے۔ ان کی کتابوں کے حوالہ جات سے ہمیں ان پر نکتہ چینی کا حق حاصل ہوگا۔ اس کی طرف مولانا نے اشارہ کیا ہے۔

سامنے دھواں نہیں آتا۔ کہتا ہے کہ میرے آنے سے سب سورج ڈوب گئے۔ میرا پاؤں اس منارہ پر ہے جہاں سب اونچائیاں ختم ہوگئیں۔ کہتا ہے:

آنچہ داد است ہر نبی را جام
داد آں جام را مرا بہ تمام

یعنی جو خدا نے سب نبیوں کو جام پلایا وہ بڑا کر کے مجھے دیا۔ لکھتا ہے:

صد حسین است درگریبانم

مرزا قادیانی کہتا ہے کہ:

کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراھیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار

تریاق القلوب ص۳ میں غلام احمد قادیانی لکھتا ہے کہ:

منم مسیح زمان ومنم کلیم خدا
منم محمد واحمد کہ مجتبیٰ باشد

اس کتاب کے صفحہ ۳۴ پر لکھتے ہیں کہ خواب اور کشف میں میں نے دیکھا کہ میں نے ایک مسل مرتب کی ہے جس میں تمام حالات آئندہ کے لکھے ہیں۔ میں نے مرتب کر کے خدا سے دستخط کروانے کے لئے پیش کردی تو خدا نے قلم جو چھڑ کا اس کی سیاہی کے چھینٹے میرے کرتے پر پڑ گئے۔ ازالہ اوہام میں لکھتا ہے کہ:

اینک منم کہ حسب بشارت آمدم
عیسیٰ کجاست تا بنہد پا بمنبرم

دافع البلاء میں مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ:

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے

اس پر اکتفا نہیں کی۔ دافع الوساوس (آئینہ کمالات اسلام) صفحہ ۶۴ پر لکھتا ہے کہ: ترجمہ:...... ''میں نے خواب میں دیکھا کہ ہو بہو میں خدا بن گیا ہوں۔ اس کے بعد لکھتا ہے کہ میں نے ایک آسمان بنایا۔ ایک زمین بنادی۔''

میرے دوستو! علماء کے سر پر سینگ نہیں جو ناحق کسی سے لڑتے پھریں۔ مگر ایسا شخص جس کے یہ دعوے

ہوں اور کہے کہ آؤ اور مجھے مانو۔ حضرت محمد ﷺ کا منکر اور میرا منکر دونوں برابر کافر ہیں تو ہمیں حق ہے کہ ہم اس کی باتوں کو جانچیں۔ اگر وہ وہی مخاطب کرتا تو بھی ہمیں شرع اسلام اور گورنمنٹ کے موجودہ قانون تعزیرات ہند کی دفعہ ۴۹۹و۵۰۰ کے رو سے کہ ہم اس کو کسوٹی پر پرکھیں گے۔

صاحبان قرآن شریف جو ایک کتاب حکیم ہے۔ اس لئے الہام اور غیر الہام کی تعریف مختصر مگر جامع بتائی ہے۔ وہ کہتا ہے: ''لو کان من عند غیر اللّٰہ لوجدو فیہ اختلافاً کثیرا '' ترجمہ:...... ''اگر قرآن خدا کے سوا کسی اور کا ہوتا تو اس میں بہت اختلاف ہوتے۔ خدا کی طرف سے ہونے کی یہی دلیل ہے کہ اس میں اختلاف نہیں ہے۔ مطلب یہ کہ جس میں کہیں کچھ، کہیں کچھ ہو وہ اختلافی ہے۔ خدائی نہیں ہے۔ مرزا قادیانی کے دعاوی تو میں آپ کو سنا چکا ہوں۔ اب میں مرزا قادیانی کے اقوال کو مرزا قادیانی کی عمر کے متعلق پیش کرتا ہوں۔ مرزا قادیانی کہتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے مجھے صریح لفظوں میں اطلاع دی تھی کہ تیری عمر ۸۰ برس کی ہوگی۔ پانچ چھ سال زیادہ یا پانچ چھ سال کم۔ مجھے اس سے غرض نہیں کہ وہ خدا کیا ہوا جس کو خبر نہیں۔ قرآن تو کہتا ہے کہ: ''عالم الغیب والشہادۃ۰ '' ترجمہ:...... ''خدا ظاہر و باطن کی سب باتیں جانتا ہے'' اس کی نسبت یا یا کہنا کیسا؟ اور سنو مرزا قادیانی لکھتے ہیں کہ مجھے خدا نے کہا کہ تیری عمر ۸۰ سال کی ہوگی۔ ۵،۶ سال کم یا زیادہ۔ آگے چل کر لکھتا ہے کہ جو ظاہر الفاظ وحی کے وعدہ کے متعلق ہیں وہ ۷۴ اور ۸۶ سال کے درمیان ظاہر کرتے ہیں۔ تریاق القلوب کے صفحہ ۶۸ پر لکھتا ہے کہ عجب اتفاق ہوا کہ میری عمر کے ۴۰ سال پورے ہونے پر نئی صدی شروع ہوگئی۔ اس سے ثابت ہوا کہ مرزا قادیانی ۱۲۶۱ھ میں پیدا ہوا۔ ریویو آف ریلیجنز ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۱۹ دیکھو۔ مرزا قادیانی کہتا ہے کہ میری ذاتی سوانح عمری یہ ہے کہ میری پیدائش ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں ہوئی۔ میں دہلی کے غدر میں ۱۶ یا ۱۷ سال کا بے ریش و بے مونچھ تھا۔ اس حساب سے مرزا قادیانی کی پیدائش ۱۸۴۰ء سے شروع ہوئی۔ اور وہ مئی ۱۹۰۸ء میں فوت ہونے سے ۶۸ سال کا ہوا۔ حالانکہ مرزا قادیانی نے اپنی عمر کم سے کم ۷۴ سال کی بتائی تھی۔ قمری مہینے کے حساب سے دیکھو۔ کہتا ہے کہ میری عمر صدی کے آغاز پر ۴۰ سال کی تھی۔ ۱۳۲۶ھ میں آپ فوت ہوا۔ اس حساب سے آپ ۶۵ سال کے ہوئے۔

اب ایک گواہی معتبر پیش کرتا ہوں۔ دیکھئے کتاب نورالدین جو مولوی نورالدین کذاب جیسے ذی علم اور مرزا قادیانی کے دست و بازو نے لکھی ہے۔ اس میں وہ مرزا قادیانی کو ذوالقرنین (دو صدیاں پائے ہوئے) بتاتے ہیں۔ ۱۹۰۸ء میں ان کی زندگی میں لکھتا ہے کہ: ''مرزا قادیانی کی عمر ۶۹ سال کی ہوگی۔'' یہ فقرہ گویا خدا کے ہاتھ سے لکھا گیا ہے تاکہ دنیا دیکھے کہ مرزا قادیانی کا الہام غلط ہوگیا۔ مرزا قادیانی اگر ۷۳ سال چھ ماہ کی عمر بھی پاتا تو اس کا الہام درست

نہیں ہو سکتا تھا۔ چہ جائے کہ اس قدر تفاوت ہو۔

خداوند کریم اپنی کتاب (قرآن مجید) کی بابت ارشاد فرماتے ہیں کہ وحی خداوندی یا اس کے کلام کو کوئی جھٹلا نہیں سکتا۔ دیکھو: ''غلبۃ الروم ۔۔۔۔۔۔ الخ • ''فرمایا رومی مغلوب ہو کر ۹ سال کے اندر غالب ہوں گے۔ ایسا ہی ہوا۔ جنگ بدر کی بابت جو حضور ﷺ نے فرمایا کہ فلاں شخص یہاں گرے گا اور فلاں شخص وہاں گرے گا۔ صحابہ کرامؓ کہتے ہیں کہ خدا کی قسم ایسا ہی ہوا۔ جس کی نسبت حضور ﷺ نے فرمایا تھا وہ اسی جگہ پر ہی گرے اور مرے۔ ایک بالشت بھر بھی فرق نہ ہوا۔ کیوں نہ ہو:

گفتہ او گفتہ اللہ بود

گرچہ از حلقوم عبداللہ بود

حضور ﷺ نے اپنا خواب بیان فرمایا کہ میں نے نماز پڑھی اور اپنے ماتھے پر کیچڑ لگا دیکھا۔ صحابیؓ کہتے ہیں کہ لیلۃ القدر کی ستائیسویں رات آئی۔ بارش ہوئی۔ چھت کے ٹپکنے سے عین اسی جگہ بارش کے قطرے گرے جہاں حضور ﷺ کا سرسجدہ میں جاتا تھا۔ صبح ہوئی تو حضور ﷺ کے ماتھے پر کیچڑ کا نشان موجود تھا اور سنو حضور ﷺ نے جب دنیا کے چھوڑنے اور خدا سے رشتہ جوڑنے کی تبلیغ کی تو مکہ والے بگڑ گئے اور انہوں نے مسلمانوں کو مارنے کی ٹھان لی اور سال تک آپ ﷺ مع اپنے چچا ابوطالب کے پہاڑوں میں رہے۔ آپ ﷺ نے پیشگوئی کی کہ اے چچا وہ معاہدہ والا چمڑا جو کفار نے لگایا ہوا تھا اس کو کیڑا کھا گیا ہے۔ صرف وہ جگہ بچ رہی ہے جہاں بسم اللہ اور اللہ کا نام درج ہے۔ کفار مکہ نے آزمائش کے لئے پتھر ہٹا کر اس ٹکڑے (عہد نامہ) کو نکالا تو حضور ﷺ کا ارشاد حرف بہ حرف صحیح تھا۔ یہ ہے سچائی۔ یاد رکھو کہ مرزا کی عمر کا الہام بموجب ان کی تحریرات اور الہامات کے غلط ہوا۔ کیونکہ ان کی آخر عمر ان کے حساب اور ان کی تحریرات کی رو سے ۶۹ برس تک پہنچتی ہے مگر پھر بھی قادیان سے آواز آتی ہے کہ مرزا کو مانو۔ افسوس!

آخر میں کہا کہ میں یہ کہہ کر بیٹھتا ہوں کہ میں نے مرزا قادیانی کی تحریرات اور ان کی کتابوں کے حوالہ جات آپ کے سامنے پیش کر دیئے ہیں جو ایک دوسرے سے متناقض و متخالف ہیں اور اس کے ساتھ ہی نبی صادق علیہ التحیۃ والسلام حضرت محمد مصطفی ﷺ کے ارشادات مشتے نمونہ از خروارے پیش کر دیئے ہیں کہ وہ کس طرح بتمامہ درست و مکمل ہیں۔ اب آپ جانچ لیں کہ مرزا قادیانی اس قابل ہیں کہ ہم ان کو مانیں؟ کسی نے خوب کہا ہے کہ:

علموں بس کریں او یار

اکو حرف تیرے درکار

جاری ہے!

3

ریکارڈ محفوظ رہے!

عبدالواحد کلکتہ

تحفہ اہالی قادیان مع دلائل الفرقان ۱۳۵۳ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم!

برادران اسلام کی خدمت میں گزارش ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی متنبی قادیانی اپنی کتاب ازالہ اوہام میں لکھتے ہیں کہ: ''لفظ متوفی جن عام معنوں سے تمام قرآن اور حدیثوں میں مستعمل ہے۔ وہ یہی ہے کہ روح کو قبض کرنا اور جسم کو معطل چھوڑ دینا۔'' (ازالہ اوہام ص۳۰۳، خزائن ج۳ ص۵۰۱)

پھر اسی صفحہ میں لکھا ہے کہ: ''برخلاف اس متبادر اور مسلسل معنوں کے جو قرآن شریف سے توفی کے لفظ کی نسبت اول سے آخر تک سمجھے جاتے ہیں ایک نئے معنی اپنی طرف سے گھڑنا یہی تو الحاد اور تحریف ہے۔ خدا تعالیٰ مسلمانوں کو اس سے بچائے۔'' (ایضاً)

مرزا قادیانی کا دعویٰ ظاہر ہے کہ قرآن شریف میں اول سے آخر تک توفی بمعنی موت اور وفات دینا ہے اور ابھی ازالہ اوہام میں صدہا جگہ لفظ توفی سے وفات عیسیٰ علیہ السلام ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ حالانکہ قرآن شریف کی متعدد آیتوں سے مرزا قادیانی کے اس دعویٰ کی تردید وتکذیب ہوتی ہے۔

پہلی آیت: ''وانما توفون اجورکم یوم القیامۃ ۰ آل عمران ۱۸۵'' ترجمہ: ''اور سوائے اس کے نہیں پورے دیئے جاؤ گے تم اپنے بدلے قیامت کے دن۔''

اب مرزا قادیانی کو سچا جاننے والے بتائیں کہ اس آیت میں توفی بمعنی موت کس طرح صحیح ہوسکتا ہے۔ کیا مخلوق کے ثواب کا خون کریں گے۔ قیامت کے روز یا مخلوق کو دوبارہ ماریں گے۔ اب مرزا قادیانی کا دعویٰ یقیناً غلط ثابت ہوا۔

دوسری آیت: ''ثم توفی کل نفس ماکسبت وھم لا یظلمون ۰ بقرہ آیت ۲۸۱'' ترجمہ: ''پھر پورا دیا جائے گا ہر نفس جو اس نے کمایا ہے اور وہ ظلم نہیں کئے جائیں گے۔''

یہاں توفی بمعنی کس طرح کہہ سکتے ہیں۔

تیسری آیت: ''وھوالذی یتوفکم باللیل ویعلم ماجرحتم بالنھار ثم یبعثکم فیہ

لیقضی اجل مسمی ۰ ثم الیه مرجعکم ثم ینبئکم بما کنتم تعلمون ۰ انعام ۲۰ ’’ترجمہ:‘‘اور اللہ وہ ہے جو قبضہ کر لیتا ہے تم کو رات میں اور جانتا ہے جو کما چکے ہو دن میں پھر اٹھاتا ہے تم کو دن میں تاکہ پوری کی جائے مدت معین (عمر یا موت) پھر اسی کی طرف تمہارا پلٹنا ہے پھر خبر دے گا تم کو جو تم کرتے تھے۔‘‘

اگر اس آیت میں توفی بمعنی موت لیا جائے تو معنی یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ رات کو مارتا ہے اور دن کو زندہ کر دیتا ہے اور یہ صریح باطل ہے۔ اب ضروری ہوا کہ اس آیت میں توفی بمعنی خواب میں قبضہ کرنا لیا جائے۔ یہ معنی امر متنازع فیہ یعنی عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر اٹھائے جانے کے ساتھ مناسبت بھی رکھتا ہے۔ تفسیر درمنثور میں حضرت حسن بصریؒ سے اللہ تعالیٰ کے قول:’’انی متوفیک ۰ ‘‘میں بیان کیا ہے کہ مراد وفات خواب ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام کو خواب کی حالت میں اللہ تعالیٰ نے اٹھالیا۔ (تفسیر درمنثور جلد ثانی)

چوتھی آیت:’’وتوفی کل نفس ماعملت وهم لا یظلمون ۰ نحل ۱۱۱ ’’ترجمہ:‘‘اور پورا دیا جائے گا ہر نفس کو جو اس نے کیا ہے اور وہ ظلم نہیں کئے جائیں گے۔‘‘

پانچویں آیت:’’اللّٰه یتوفی الانفس حین موتها والتی لم تمت فی منامها فیمسك التی قضی علیها الموت ویرسل الاخریٰ الی اجل مسمی ۰ الزمر ۴۲ ’’ترجمہ:‘‘اللہ قبضہ کر لیتا ہے جانوں کو اس کی موت کے وقت اور جو نہیں مرے ہیں ان کو نیند میں پس روک لیتا ہے جن پر موت کا حکم کیا اور چھوڑ دیتا ہے قسم ثانی کو مدت معین تک۔‘‘

اس آیت میں اگر یتوفی سے موت مراد ہو تو آیت کا مطلب یہ ہوگا کہ موت کے بعد بعض جانوں کو روک لیتا ہے اور بعض کو ایک مدت معین تک چھوڑ دیتا ہے اور یہ باطل اور خلاف مشاہدہ ہے۔ کیونکہ موت کے بعد سوائے روک لینے کے چھوڑنا نہیں ہوتا تو ضرور ہوا کہ توفی کا معنی ایسا لیا جائے کہ جس سے روکنا اور چھوڑنا جو آیت میں مذکور ہے۔ وہ صحیح ہو اور وہ معنی قبضہ کر لینا ہے کہ روک لینے اور چھوڑنے دونوں کو شامل ہے۔ توفی کا مادہ ہے (وفی) اور توفی بھی اسی سے ہے۔ اس کا بھی معنی پورا دینا ہے۔

چھٹی آیت:’’وما تنفقوا من خیر یوف الیکم ۰ بقرہ آیت ۲۷۲ ’’ترجمہ:‘‘اور جو خرچ کرو گے مال پوری دی جائے گی (جزا) تم کو۔‘‘

ساتویں آیت:’’واما الذین آمنوا وعملوا الصلحات فیوفیهم اجورهم ۰ آل عمران آیت ۵۷ ’’ترجمہ:‘‘اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کئے تو اللہ ان کو پورا دے گا ان کے اجر۔‘‘

آٹھویں آیت:’’فاما الذین آمنو وعملوا الصلحات فیوفیھم اجورھم ۰ نساء آیت ۱۷۳ ‘‘ترجمہ:’’جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کیے تو اللہ ان کو پورے دے گا ان کے ثواب۔‘‘

نویں آیت:’’وما تنفقوا من شئی فی سبیل اللّٰہ یوف الیکم وانتم لا تظلمون ۰ انفال آیت ۲۰ ‘‘ترجمہ:’’اور جو کچھ خرچ کرو گے کسی چیز سے اللہ کی راہ میں پورا دیا جائے گا تمہاری طرف اور تم ظلم نہیں کیے جاؤ گے۔‘‘

دسویں آیت:’’نوف الیھم اعمالھم ۰ ھود آیت ۱۵ ‘‘ترجمہ:’’پورا دیں گے ہم ان کی طرف ان کے اعمال کو۔‘‘

گیارھویں آیت:’’وانا لموفوھم نصیبھم غیر منقوص ۰ ھود آیت ۱۰۹ ‘‘ترجمہ:’’اور تحقیق کہ ہم البتہ پورا پورا دینے والے ہیں ان کا حصہ نہ کم کیا ہوا۔‘‘

بارھویں آیت:’’لیوفینھم ربك اعمالھم ۰ ھود آیت ۱۱۱ ‘‘ترجمہ:’’البتہ تمہارا رب پورے دے گا ان کو ان کے عمل۔‘‘

تیرھویں آیت:’’یومئذٍ یوفیھم اللّٰہ دینھم الحق ۰ نور آیت ۲۵ ‘‘ترجمہ:’’اس دن پورا دے گا ان کو اللہ جزا حق ان کے۔‘‘

چودھویں آیت:’’ووجد اللّٰہ عندہ فوفّٰہ حسابہ ۰ نور آیت ۳۹ ‘‘ترجمہ:’’پایا اللہ کو اس کے نزدیک پس پورا دیا اس کو حساب اس کا۔‘‘

پندرھویں آیت:’’لیوفیھم اجورھم ۰ فاطر ۳۰ ‘‘ترجمہ:’’تاکہ پورے دے ان کو ان کے اجر۔‘‘

سولہویں آیت:’’انما یوفی الصابرون اجرھم بغیر حساب ۰ زمر ۱۰ ‘‘ترجمہ:’’اس کے سوا نہیں کہ پورا دیے جائیں گے صبر کرنے والے ثواب اپنا بے حساب۔‘‘

سترھویں آیت:’’ووفیت کل نفس ما عملت وھو اعلم بما یفعلون ۰ زمر ۷۰ ‘‘ترجمہ:’’اور پورا دیا جائے گا ہر نفس جو اس نے کیا اور وہ خوب جانتا ہے جو وہ کرتے ہیں۔‘‘

اٹھارھویں آیت:’’ولیوفیھم اعمالھم وھم لا یظلمون ۰ احقاف ۱۹ ‘‘ترجمہ:’’تاکہ پورا کردے ان کو ان کے عمل اور وہ ظلم نہیں کیے جائیں گے۔‘‘

خود مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی کتاب براہین احمدیہ میں آیت:’’انی متوفیك ورافعك الی ‘‘ کا

ترجمہ لکھا ہے کہ:''میں تجھ کو پوری نعمت دوں گا اور اپنی طرف اٹھاؤں گا۔''(براہین احمدیہ ج۴ص۵۲۰ٗ خزائن ج۱ص۶۲۰)اور براہین احمدیہ ص۵۰۵ٗ خزائن ج۱ص۶۰۱ میں لکھتے ہیں کہ:''وہ زمانہ بھی آنے والا ہے جب خداتعالیٰ مجرمین کے لئے شدت اور غضب اور قہر اور سختی کو استعمال میں لائے گا اور حضرت مسیح علیہ السلام نہایت جلالیت کے ساتھ دنیا پر اتریں گے۔''براہین احمدیہ ص۳۶۱ٗ خزائن ج۱ص۴۳۱ پر لکھا ہے کہ:''حضرت مسیح تو انجیل کو ناقص کی ناقص ہی چھوڑ کر آسمانوں پر جابیٹھے۔''اور پھر براہین احمدیہ ص۴۹۹ٗ خزائن ج۱ص۵۹۳ پر لکھا کہ:''جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دین جمیع آفاق اور اقطار میں پھیل جائے گا۔''

اور توضیح المرام میں مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ:''اب ہم صفائی بیان کیلئے یہ لکھنا چاہتے ہیں کہ بائبل اور ہماری احادیث اور اخبار کی رو سے جن نبیوں کا اسی وجود عنصری کے ساتھ آسمان پر جانا تصور کیا گیا ہے وہ دو نبی ہیں۔ ایک یوحنا جس کا نام ایلیا اور ادریس بھی ہے۔دوسرے مسیح ابن مریم جس کو عیسیٰ اور یسوع بھی کہتے ہیں۔''

(توضیح المرام ص۳ٗ خزائن ج۳ص۵۲)

پھر ازالہ اوہام وغیرہا میں اپنے قول کی خود ہی تردید کی ہے۔بہر کیف مرزا قادیانی نے ازالہ اوہام میں جو لکھا ہے کہ قرآن کے معنی اپنی طرف سے گھڑنا الحاد وتحریف ہے۔ہم بھی کہتے ہیں کہ قرآن کا معنی اپنی طرف سے گھڑنا اور قرآن کا معنی چھپانا دونوں الحاد وتحریف ہے۔اللہ تعالیٰ ہم مسلمانوں کو اس سے بچائے رہیں۔

یہ ہم بھی تسلیم کرتے ہیں کہ توفی کا معنی قبض روح بھی ہے اور دوسرا معنی بھی ہے۔منتہی الارب میں توفی کا معنی میرانیدن اور تمام گرفتن لکھا ہے۔جس جگہ جو قرینہ ہوگا وہ معنی مراد لیا جائے گا۔

اس عاجز نے ایک رسالہ (تاریخ مسیح) لکھا ہے۔اس کے پہلے حصے میں مسیح صادق عیسیٰ علیہ السلام کے تاریخی حالات اور آپ کی حیات کے متعلق ساٹھ احادیث اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کی کامل تحقیق اور آپ ﷺ کے آخرالانبیاء ہونے کا ثبوت ساٹھ حدیثوں سے ہے اور دوسرے حصے میں مسیح کاذب کے مختصر حالات ہیں۔انشاءاللہ آئندہ شائع ہوگا۔

الملتمس :فقیر محمد عبدالواحد ساکن ریاست رام پور مقیم کلکتہ نمبر ۷

مسجد کتاب الدین سرکار حاجی پاڑہ ڈاکخانہ امہرسٹ اسٹریٹ کلکتہ

☆......☆......☆

مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ

مرزا قادیانی کا فتویٰ طاعونی مردوں کے دفن کے متعلق

بلا سے کوئی ادا ان کی بدنما ہو جائے
کسی طرح سے تو مٹ جائے ولولہ دل کا

مرزا قادیانی کی نیرنگیاں جو خاکسار کو معلوم ہیں کاش مرزا قادیانی کے مریدوں خصوصاً علم وفضل کے مدعیوں کو معلوم ہوں تو ایک سیکنڈ کے لئے بھی مرید نہیں رہ سکتے۔ایک زمانہ وہ تھا جب مرزا قادیانی نے دعویٰ کیا تھا کہ طاعون میرے مخالفوں پر عذاب بھیجا گیا ہے۔میرے مرید اس سے محفوظ رہیں گے۔چنانچہ رسالہ کشتی نوح میں لکھا تھا:

''اگر ہمارے لئے آسمانی روک نہ ہوتی تو سب سے پہلے رعایا میں سے ہم ٹیکا کراتے اور آسمانی روک یہ ہے کہ خدا نے چاہا کہ اس زمانے میں انسانوں کو ایک آسمانی رحمت کا نشان دکھادے۔سو اس نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا ہے کہ تو اور جو شخص تیرے گھر کی چار دیواری کے اندر ہوگا اور وہ جو کامل پیروی اور سچے تقویٰ تجھ میں سے محو ہو جائے گا۔وہ سب طاعون سے بچائے جائیں گے۔''(کشتی نوح ص ۱'۲'خزائن ج ۱۹ص ۱'۲)

اس عبارت کی مزید تشریح کی حاجت نہیں۔کیونکہ مضمون صاف ہے کہ مرزا قادیانی اور ان کے گھر والے اور ان کے راسخ الاعتقاد فنافی الشیخ جن کو فنافی المرزا کہنا بجا ہوگا طاعون سے محفوظ رہیں گے۔اسی مضمون کو مرزا قادیانی نے کتاب مواہب الرحمٰن میں اور بھی واضح کر دیا ہے جس کے ہم مشکور ہیں۔مرزا قادیانی کہتا ہے:

''لنا من الطاعون امان ولا تخوفونی من هذه النیران فان النار غلامنا بل غلام الغلمان • مواهب الرحمن ص ۲۴' خزائن ج ۱۹ ص ۲۴۲''

یعنی ہمارے لئے طاعون سے امان ہے۔مجھ کو طاعون سے مت ڈراؤ۔طاعون ہمارا غلام یعنی تابعدار ہے۔بلکہ غلاموں کا غلام ہے۔مگر چونکہ مرزا قادیانی کو اپنا اندر کا پول معلوم تھا کہ ڈھول کی آواز ہی آواز ہے۔اندر ہے کچھ نہیں۔اس لئے آپ نے طاعون زدوں سے بڑی احتیاط اور پرہیز کے حکم صادر کئے یہاں تک کہ مرزا قادیانی کا مقرب اخبار البدر کا ایڈیٹر محمد افضل جب طاعون ہی سے قادیان میں مرا تو مرزا اور مرزائیوں نے اس سے کوئی ہمدردی نہ کی۔بلکہ جس مسجد میں اس کی چارپائی الگ کی گئی تھی بحکم مرزا قادیانی اس مسجد کے کنویں سے رسی اور ڈول کئی دنوں تک اترا رہا۔تا کہ کہیں اس کنویں کا پانی سے گھروں میں نہ لے آئیں۔نہ اس کے جنازہ پر کوئی گیا۔اسی طرح قاضی

امیر حسین بھیروی کا جوان لڑکا طاعون کی بھینٹ چڑھا اور مرزائیوں نے اس سے بھی وہی سلوک کیا جو افضل مذکور سے کیا تھا تو قاضی موصوف نے مرزا قادیانی کی خدمت میں آ کر بہت شوروغل کیا کہ آپ کے مرید تو کافروں سے بدتر ہیں۔ کسی میں ہمدردی نہیں۔ یہ نہیں وہ نہیں۔ اس پر مرزا قادیانی کو ہوش آیا تو اس نے ایک تقریر کی جو ۲۴مئی ۱۹۰۵ء کے اخبار بدر قادیان میں چھپی تھی۔ جو یہ ہے:

''اس وقت تمام جماعت کو نصیحت کی جاتی ہے کہ اپنی جماعت کے اندر طاعون کے بیماروں اور شہیدوں کے ساتھ پوری ہمدردی اور اخوت کا سلوک کرنا چاہئے۔''

یاد رکھو تم میں اس وقت دو اخوتیں جمع ہوچکی ہیں۔ ایک تو اسلامی اخوت اور دوسری اس سلسلہ کی اخوت ہے۔ پھر ان دو اخوتوں کے ہوتے ہوئے گریز اور سردمہری ہو تو یہ سخت قابل اعتراض امر ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جن لوگوں کو تم خارج از مذہب سمجھتے ہو اور وہ تم کو کافر کہتے ہیں ان میں ایسے موقع پر سردمہری نہیں ہوئی۔ جن لوگوں سے یہ سردمہری ہوتی ہے وہ دو باتوں کا لحاظ نہیں رکھتے۔ افراط اور تفریط کا۔ اگر افراط اور تفریط کو چھوڑ کر اعتدال سے کام لیا جائے تو ایسی شکایت پیدا نہ ہو۔ جبکہ: ''وتواصو باالحق وتواصو باالمرحمہ'' کا حکم ہے کہ تو پھر ایسے مردوں سے گریز کیوں کیا جائے۔ اگر کسی کے مکان کو آگ لگ جائے اور وہ فریاد کرے تو جیسے یہ گناہ ہے کہ محض اس خیال سے کہ میں نہ جل جاؤں اس مکان کو اور اس میں رہنے والوں کو جلنے دے اور جا کر آگ بجھانے میں مدد نہ دے۔ ویسے ہی یہ بھی معصیت ہے کہ ایسی بے احتیاطی سے اس میں کود پڑے کہ خود جل جائے۔ ایسے موقع پر احتیاط مناسب کے ساتھ ضروری ہے کہ آگ بجھانے میں اس کی مدد کرے۔

پس اسی طریق پر یہاں بھی سلوک ہونا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ نے جابجا رحم کی تعلیم دی ہے کہ یہی اخوت اسلامی کا منشاء ہے۔ اللہ تعالیٰ نے صاف طور پر فرمایا ہے کہ تمام مسلمان مومن آپس میں بھائی ہیں۔ ایسی صورت میں کہ تم میں اسلامی اخوت قائم ہو اور پھر اس سلسلہ میں ہونے کی وجہ سے دوسری اخوت بھی ساتھ ہو۔ یہ بڑی غلطی ہوگی کہ کوئی شخص مصیبت میں گرفتار ہو اور قضاء وقدر سے اسے ماتم پیش آ جائے تو دوسرا تجہیز وتکفین میں بھی اس کا شریک نہ ہو۔ ہرگز ہرگز اللہ تعالیٰ کا یہ منشاء نہیں ہے۔ آنحضرتﷺ کے صحابہ جنگ میں شریک ہوتے یا مجروح ہوجاتے تو میں یقین نہیں رکھتا کہ صحابہ انہیں چھوڑ کر چلے جاتے ہوں۔ یا پیغمبرﷺ اس بات پر راضی ہوجاتے ہوں کہ وہ ان کو چھوڑ کر چلے جائیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایسی وارداتوں کے وقت ہمدردی بھی ہوسکتی ہے اور احتیاط مناسب بھی عمل میں لائی جاسکتی ہے۔ اول تو کتاب اللہ سے یہ مسئلہ ملتا ہی نہیں کہ کوئی مرض لازمی طور پر دوسرے کو لگ بھی جاتی ہے۔ ہاں جس

قدر تجارب سے معلوم ہوتا ہے اس کے لئے بھی نص قرآنی سے احتیاط مناسب کا پتہ لگتا ہے۔ جہاں ایسا مرکز دیا گیا ہو کہ وہ شدت سے پھیلی ہوئی ہو وہاں احتیاط کرلے۔ یہی مناسب ہے۔ لیکن اس کے بھی یہ معنے نہیں کہ ہمدردی چھوڑ دے۔ خداتعالیٰ کا ہرگز یہ منشاء نہیں ہے کہ انسان ایک میت سے اس قدر بعد اختیار کرے کہ میت کی ذلت ہو اور پھر اس کے ساتھ جماعت کی ذلت ہو۔ خوب یاد رکھو کہ ہرگز اس بات کو نہیں کرنا چاہئے۔ جبکہ خداتعالیٰ نے تمہیں باہم بھائی بنادیا ہے۔ پھر نفرت اور بعد کیونکر ہوسکتا ہے۔ اگر وہ بھی مرے گا تو اس کی بھی کوئی خبر نہیں لے گا اور اس طرح پر اخوت کے حقوق تلف ہوجائیں گے۔ خداتعالیٰ نے دوہی قسم کے حقوق رکھے ہیں۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد۔ جو شخص حقوق العباد کی پروا نہیں کرتا وہ آخر حقوق اللہ کو بھی چھوڑ دیتا ہے۔ کیونکہ حقوق العباد کا لحاظ رکھنا یہ بھی تو امر الٰہی ہے جو حقوق اللہ کے نیچے ہے۔

یہ خوب یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ پر توکل بھی کوئی شے ہے۔ یہ مت سمجھو کہ تم نرے پرہیزوں سے بچ سکتے ہو۔ جب تک خداتعالیٰ کے ساتھ سچا تعلق نہ ہو اور انسان اپنے آپ کو کارآمد انسان نہ بنائے اس وقت تک اللہ تعالیٰ اس کی کچھ پرواہ نہیں کرتا۔ خواہ ہزار بھاگتا پھرے۔ کیا وہ لوگ جو طاعون میں مبتلا ہوتے ہیں وہ پرہیز نہیں کرتے۔ میں نے سنا ہے کہ لاہور میں نواب صاحب کے قریب ہی ایک انگریز رہتا تھا۔ وہ مبتلا ہوگیا۔ حالانکہ یہ لوگ تو بڑے پرہیز کرنے والے ہیں۔ نرا پرہیز کوئی چیز نہیں۔ جب تک خداتعالیٰ کے ساتھ سچا تعلق نہ ہو۔ پس یاد رکھو کہ حقوق اخوت کو ہرگز نہ چھوڑو۔ ورنہ حقوق اللہ بھی نہ رہیں گے۔ خداتعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ یہ طاعون کا سلسلہ جو مرکز پنجاب ہوگیا ہے کب تک جاری رہے۔ لیکن مجھے یہی بتایا گیا ہے کہ:"ان اللہ لا یغیر مابقوم حتیٰ یغیر مابانفسھم" اللہ تعالیٰ کبھی کسی حالت میں کسی قوم میں تبدیلی نہ کرے گا جب تک لوگ دلوں میں تبدیلی نہ کریں گے۔ ان باتوں کو سن کر یوں تو ہر شخص جواب دینے کو تیار ہوجاتا ہے کہ ہم نماز پڑھتے ہیں۔ استغفار بھی کرتے ہیں۔ پھر کیوں مصائب اور ابتلا آجاتے ہیں۔ اصل یہ ہے کہ خداتعالیٰ کی باتوں کو جو سمجھ لے وہ سعید ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا منشاء کچھ اور ہوتا ہے سمجھا کچھ اور جاتا ہے اور پھر اپنی عقل اور عمل کے پیمانہ سے ناپا جاتا ہے۔ یہ ٹھیک نہیں۔ ہر چیز جب اپنے مقررہ وزن سے کم استعمال کی جائے تو وہ فائدہ نہیں ہوتا جو اس میں رکھا گیا ہے۔ مثلاً ایک دوائی جو تولہ کھانی چاہئے اگر ایک تولہ کی بجائے ایک بوند استعمال کی جائے تو اس سے کیا فائدہ ہوگا اور اگر روٹی کی بجائے کوئی ایک دانہ کھالے تو کیا وہ سیری کا باعث ہوسکے گا اور پانی کے پیالہ کی بجائے ایک قطرہ سیراب کرسکے گا۔ ہرگز نہیں۔ یہی حال اعمال کا ہے۔ جب تک وہ اپنے پیمانہ پر نہ ہوں وہ اوپر نہیں جاتے۔ یہ سنت اللہ ہے۔ جس کو ہم بدل نہیں سکتے۔ پس یہ بالکل خطا ہے کہ اسی ایک امر کو

پلے باندھ لو کہ طاعون والے سے پرہیز کریں تو طاعون نہ ہوگا پرہیز کرو جہاں تک مناسب ہے۔ لیکن اس پرہیز سے باہمی اخوت اور ہمدردی نہ اٹھ جائے۔ اور اس کے ساتھ ہی خدا سے سچا تعلق پیدا کرو۔ یاد رکھو کہ مردہ کی تجہیز و تکفین میں مدد دینا اور اپنے بھائی کی ہمدردی کرنا صدقات و خیرات کی طرح یہ بھی ایک قسم کی خیرات ہے۔ اور یہ حق حق العباد ہے جو فرض ہے۔ جیسے کہ خدا تعالیٰ نے صوم و صلوٰۃ اپنے لئے فرض کیا ہے۔ اسی طرح اس کو بھی فرض ٹھہرایا ہے کہ حقوق العباد کی حفاظت ہو۔ پس ہمارا کبھی یہ مطلب نہیں ہے کہ احتیاط کرتے کرتے اخوت ہی کو چھوڑ دیا جائے۔ ایک شخص مسلمان ہو پھر سلسلہ میں داخل ہو اور اس کو یوں چھوڑ دیا جائے جیسے کتے کو یہ بڑی غلطی ہے۔ جس زندگی میں اخوت اور ہمدردی ہی نہ ہو وہ کیا زندگی ہے۔

پس ایسے موقع پر یاد رکھو کہ اگر کوئی ایسا واقعہ ہو جائے تو ہمدردی کے حقوق فوت نہ ہونے پائیں۔ ہاں مناسب احتیاط بھی کرو۔ مثلاً ایک شخص طاعون زدہ کا لباس پہن لے یا اس کا پس خوردہ کھائے تو اندیشہ ہے کہ وہ مبتلا ہو جائے۔ لیکن ہمدردی یہ نہیں بتاتی کہ تم ایسا کرو۔ احتیاط کی رعایت رکھ کر اس کی خبر گیری کرو اور پھر جو زیادہ وہم رکھتا ہو وہ غسل کر کے صاف کپڑے بدل لے۔ جو شخص ہمدردی کو چھوڑتا ہے وہ دین کو چھوڑتا ہے۔ قرآن شریف فرماتا ہے: ''من قتل نفسا بغیر نفس اوفساد ''یعنی جو شخص کسی نفس کو بلاوجہ قتل کر دیتا ہے وہ گویا ساری دنیا کو قتل کرتا ہے۔ ایسا ہی میں کہتا ہوں کہ اگر کسی شخص نے اپنے بھائی کے ساتھ ہمدردی نہیں کی تو اس نے ساری دنیا کے ساتھ ہمدردی نہیں کی۔ زندگی سے اس قدر پیار نہ کرو کہ ایمان ہی جاتا رہے۔ حقوق اخوت کو کبھی نہ چھوڑو۔ وہ لوگ بھی تو گزرے ہیں جو دین کے لئے شہید ہوئے ہیں۔ کیا تم میں سے کوئی اس بات پر راضی ہے کہ وہ بیمار ہو اور کوئی اسے پانی تک نہ دینے جائے۔

خوفناک وہ بات ہوتی ہے جو تجربہ سے صحیح ثابت ہو۔ بعض ملا ایسے ہیں جنہوں نے صدہا طاعون سے مرے مردوں کو غسل دیا اور انہیں کچھ نہیں ہوا۔ آنحضرت ﷺ نے اسی لئے فرمایا ہے کہ یہ غلط ہے کہ ایک کی بیماری دوسرے کو لگ جاتی ہے۔ وبائی ایام میں اتنا لحاظ کرے کہ ابتدائی حالت ہو تو وہاں سے نکل جائے۔ لیکن جب زور شور ہو تو مت بھاگے۔

حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں کو کہا تھا کہ تم ابواب متفرقہ سے داخل ہونا۔ اس لحاظ سے کہ مبادا کوئی جاسوس سمجھ کر پکڑ نہ لے۔ احتیاط تو ہوئی۔ لیکن قضاو قدر کے معاملہ کو کوئی روک نہ سکا۔ وہ ابواب متفرقہ سے داخل ہوئے لیکن پکڑے گئے۔ پس یاد رکھو کہ سارے فضل ایمان کے ساتھ ہیں۔ ایمان کو مضبوط رکھو۔ قطع حقوق معصیت

ہے اور انسان کی زندگی ہمیشہ کے لئے نہیں ہے۔ ایسا پرہیز اور بعد جو ظاہر ہو وہ عقل اور انصاف کی رو سے صحیح نہیں۔ ایسے امور سے اپنے آپ کو بچاؤ جو تجربہ میں مضر ثابت ہو رہے ہیں۔

یہ جماعت جس کو خدا تعالیٰ نمونہ بنانا چاہتا ہے۔ اگر اس کا بھی یہی حال ہوا کہ ان میں اخوت اور ہمدردی نہ ہو تو بڑی خرابی ہوگی۔ میں دوسرا پہلو نہ بیان کرتا۔ لیکن مجھے چونکہ سب سے ہمدردی ہے۔ اس لئے اسے بھی میں نے بیان کرنا ضروری سمجھا۔ بہرحال باہم ہمدردی ہو اور اب میں اس دعا کی طرف متوجہ ہوتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہماری جماعت سے اس طاعون کو اٹھا لے۔ (بدر ۴ مئی ۱۹۰۵ء ملفوظات ج ۷ ص ۳۴۹ تا ۳۵۳)

اس ساری تقریر میں دو تین ہی باتوں کا ذکر ہے جس کو شیطان کی آنت سے بھی حسب عادت لمبا کیا گیا ہے۔ (۱)...... مرزائیوں میں طاعون ہے اور ضرور ہے۔ (۲)...... یہ کہ طاعون متعدی مرض نہیں ہے۔ (۳)...... طاعونی مردوں کی بے عزتی نہیں چاہئے۔ ان کے دفن کفن میں شریک ہونا چاہئے۔ بہت خوب ہمیں اس میں بحث نہیں۔ ہمارا مقصود ابھی آگے ہے۔ مگر اس مقصود سے پہلے ہم ایک لطیفہ بتلانا ضروری جانتے ہیں۔

اس تقریر میں یہ ذکر ہے کہ اس جماعت میں اگر اخوت اور ہمدردی نہ ہو تو بڑی خرابی ہوگی مگر دوسرے ایک موقع پر مرزا قادیانی خود ہی تسلیم کرتا ہے کہ میرے مرید بد خلق ہیں۔ بدتہذیب نامراد ہیں۔ ناپاک باطن وغیرہ ہیں۔ چنانچہ مرزا قادیانی کے الفاظ یہ ہیں:

’’مولوی نورالدین بارہا مجھ سے یہ تذکرہ کر چکے ہیں کہ ہماری جماعت کے اکثر لوگوں نے اب تک کوئی خاص اہلیت اور تہذیب اور پاک دلی اور پرہیزگاری اور للٰہی محبت باہم پیدا نہیں کی۔ سو میں دیکھتا ہوں کہ مولوی صاحب موصوف کا یہ مقولہ بالکل صحیح ہے۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ بعض حضرات جماعت میں داخل ہو کر اور اس عاجز سے بیعت کر کے اور عہد توبہ نصوح کر کے پھر بھی ویسے کج دل ہیں کہ اپنی جماعت کے غریبوں کو بھیڑیوں کی طرح دیکھتے ہیں۔ وہ مارے تکبر کے سیدھے منہ سے السلام علیک نہیں کر سکتے۔ چہ جائیکہ خوش خلقی اور ہمدردی سے پیش آئیں اور نہیں سفلہ اور خود غرض اس قدر دیکھتا ہوں کہ وہ ادنیٰ ادنیٰ خود غرضی کی بناء پر لڑتے ہیں اور ایک دوسرے سے دست بدامن ہوتے ہیں اور نکارہ باتوں کی وجہ سے ایک دوسرے پر حملہ ہوتا ہے بلکہ بسا اوقات گالیوں تک نوبت پہنچتی ہے اور دلوں میں کینے پیدا کر لیتے ہیں اور کھانے پینے کی قسموں پر نفسانی بحثیں ہوتی ہیں۔ (اشتہار التوائے جلسہ، مجموعہ شتہارات ج ا ص ۴۴۱، ملحقہ بہ رسالہ شہادت القرآن ص ۹۹، خزائن ج ۶ ص ۳۹۵)

اس مرزائی تحریر سے ثابت ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی کی تشریف آوری سے اسلام کو کوئی ایسا بڑا فائدہ نہیں ہوا

جتنا بڑا نقصان ہوا ہے۔ خیر یہ بھی سہی۔ اس سے بھی ہمارا مطلب نہیں۔ بلکہ مطلب ہمارا آگے آتا ہے۔ مرزا قادیانی نے ۱۰ اپریل ۱۹۰۷ء کے الحکم میں ایک نیا سرکلر جاری کیا جو قابل غور ہے۔ مرزا قادیانی کہتا ہے:

''یہ دن خدا تعالیٰ کے غضب کے دن ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے کئی بار مجھے بذریعہ وحی فرمایا ہے کہ:'' غضبت غضباً شدیداً'' آج کل طاعون بہت بڑھتا جاتا ہے اور چاروں طرف آگ لگی ہوئی ہے۔ میں اپنی جماعت کے واسطے خدا تعالیٰ سے بہت دعا کرتا ہوں کہ وہ اس کو بچائے رکھے۔ مگر قرآن شریف سے ثابت ہے کہ جب قہر الٰہی نازل ہوتا ہے تو بدوں کے ساتھ نیک بھی لپیٹے جاتے ہیں اور پھر ان کا حشر اپنے اپنے اعمال کے مطابق ہوگا۔ دیکھو حضرت نوح علیہ السلام کا طوفان سب پر پڑا اور ظاہر ہے کہ ہر ایک مرد عورت اور بچے کو اس سے پورے طور پر خبر نہ تھی کہ نوح کا دعویٰ اور دلائل کیا ہیں۔ جہاد میں جو فتوحات ہوئیں۔ وہ سب اسلام کی صداقت کے واسطے نشان تھیں۔ لیکن ہر ایک میں کفار کے ساتھ مسلمان بھی مارے گئے۔ کافر جہنم کو گیا مسلمان شہید کہلایا۔ ایسا ہی طاعون ہماری صداقت کے واسطے ایک نشان ہے اور ممکن ہے کہ اس میں ہماری جماعت کے بعض آدمی بھی شہید ہوں۔ ہم خدا تعالیٰ کے حضور دعا میں مصروف ہیں کہ وہ ان میں اور غیروں میں تمیز قائم رکھے۔ لیکن جماعت کے آدمیوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ صرف ہاتھ پر ہاتھ رکھنے سے کچھ نہیں بنتا۔ جب تک کہ ہماری تعلیم پر عمل نہ کیا جائے۔ سب سے اول حقوق اللہ کو ادا کرو۔ اپنے نفس کو تمام جذبات سے پاک رکھو۔ اس کے بعد حقوق کے عباد کو ادا کرو۔ اور اعمال صالحہ کو پورا کرو۔ خدا تعالیٰ پر سچا ایمان لاؤ۔ اور تضرع کے ساتھ خدا تعالیٰ کے حضور میں دعا کرتے رہو۔ اس کے بعد اسباب ظاہری کی رعایت رکھو۔ جس مکان میں چوہے مرنے شروع ہوں اسے خالی کر دو۔ اور جس محلے میں طاعون ہو اس محلہ سے نکل جاؤ اور کسی کھلے میدان میں جا کر ڈیرا لگاؤ۔ جو تم میں سے بتقدیر الٰہی طاعون میں مبتلا ہو جائے اس کے ساتھ اور اس کے لواحقین کے ساتھ پوری ہمدردی کرو اور ہر طرح سے مدد کرو۔ اور اس کے علاج معالجہ میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھو۔ لیکن یاد رہے کہ ہمدردی کے یہ معنے نہیں کہ اس کے زہریلے سانس یا کپڑوں سے متاثر ہو جاؤ۔ بلکہ اس اثر سے بچو۔ اسے کھلے مکان میں رکھو۔ اور جو خدانخواستہ اس مرض سے مرجائے۔ وہ شہید ہے۔ اس کے واسطے ضرورت غسل کی نہیں اور نہ نیا کفن پہنانے کی ضرورت ہے۔ اس کے وہی کپڑے رہنے دو اور ہو سکے تو ایک سفید چادر اس پر ڈال دو اور چونکہ مرنے کے بعد میت کے جسم میں زہریلا اثر زیادہ ترقی پکڑتا ہے اس واسطے سب لوگ اس کے ارد گرد جمع نہ ہوں۔ حسب ضرورت دو تین آدمی اس کی چارپائی کو اٹھائیں۔ باقی سب دور کھڑے ہو کر مثلاً ایک سو گز کے فاصلہ پر کھڑے ہو کر جنازہ پڑھیں۔ جنازہ ایک دعا ہے اور اس کے لئے ضروری نہیں کہ انسان میت کے سر پر کھڑا ہو۔ جہاں قبرستان دور ہو

مثلاً لاہور میں سامان ہو سکے تو کسی گاڑی یا چھکڑے پر میت کو لاد کر لے جائیں۔ اور میت پر کسی قسم کی جزع فزع نہ کی جائے۔ خدا کے فعل پر اعتراض کرنا گناہ ہے۔ اس بات کا خوف نہ کرو کہ ایسا کرنے سے لوگ تمہیں برا کہیں گے وہ پہلے کب تمہیں اچھا کہتے ہیں۔ یہ سب باتیں شریعت کے مطابق ہیں اور تم دیکھ لو گے کہ آخر کار وہ لوگ جو تم پر ہنسی کریں گے خود بھی ان باتوں میں تمہاری پیروی کریں گے۔ مکرر آ یہ بہت تاکید ہے کہ جو مکان بہت تنگ اور تاریک ہو اور ہوا اور روشنی خوب طور پر نہ آ سکے۔ اس کو بلا توقف چھوڑ دو۔ کیونکہ خود ایسا مکان ہی خطرناک ہوتا ہے۔ گو کوئی چوہا بھی اس میں نہ مرا ہو۔ اور حتیٰ المقدور مکانوں کی چھتوں پر رہو۔ نیچے کے مکان سے پرہیز کرو۔ اور اپنے کپڑوں کو صفائی سے رکھو۔ نالیاں صاف کراتے رہو۔ سب سے مقدم یہ کہ اپنے دلوں کو بھی صاف کرو۔ اور خدا کے ساتھ پوری صلح کرلو۔ (الحکم ۱۰ اپریل ۱۹۰۷ء، ملفوظات ج۹ ص ۲۵۲، ۲۵۳)

ناظرین! خدارا اس مسیح کی حکمت عملیاں دیکھتے جائیں کہ پہلے سرکلر مندرجہ بدر ۴ مئی ۱۹۰۵ء میں کیا ہدایتیں کرتا ہے اور کیسا برادرانہ سلوک سکھاتا ہے کہ میت کو ذلیل نہ کرو۔ پرہیز سے کیا ہوتا ہے۔ ایک ملا (مردہ شو) سینکڑوں طاعونی مردوں کو غسل دیتا ہے اس کو کچھ بھی ضرر نہیں ہوتا۔ قرآن مجید سے طاعون کا متعدی ہونا ثابت ہی نہیں بلکہ محض وہم ہے۔ وغیرہ۔ اس کو دوبارہ پڑھئے۔ مگر اس مضمون میں میت کے قریب جانے سے بھی روکتا ہے۔ تین چار آدمی چارپائی اٹھا کر چلیں بلکہ ہٹ کر دور رہیں۔ بلکہ جنازہ بھی سو گز کے فاصلہ پر پڑھیں۔ واہ! واہ! سبحان اللہ! کیا بات ہے مرزائی دوستو! الیس منکم رجل رشید! کیا تم میں کوئی بھی سمجھدار نہیں؟ ضرور ہوگا۔ جب بڑے میاں نے پہلی بات کہی تھی اس وقت بھی تم لوگوں نے سبحان اللہ کہا تھا۔ اور جب یہ دوسری بات کہی تو اس وقت بھی تم لوگوں نے امنا و صدقنا کہا۔ اس لئے تمہارے حال پر سخت رحم آتا ہے کہ تم لوگوں نے بے سوچے سمجھے مرزا قادیانی ملعون کو اپنا امام بنا رکھا ہے۔ جسے اتنی بھی خبر نہیں کہ شریعت کے کیا اصول ہیں۔ یا میں نے پہلے کیا کہا تھا اور اب کیا کہتا ہوں۔ سچ ہے کہ:

کیونکر مجھے باور ہو کہ ایفا ہی کریں گے
کیا وعدہ انہیں کر کے مکرنا نہیں آتا

ناظرین! اس منقولہ مضمون کا خلاصہ یہ ہے کہ ڈاکٹری طریق سے پرہیز کرو اور اسباب پر اعتماد کرو۔

ناظرین! بس اس خلاصہ کو ملحوظ رکھ کر اس مرزا قادیانی کا ایک اور قول سنو۔ مرزا قادیانی کہتا ہے کہ:

”اعلم ان الاسباب اصل عظیم للشرك الذی لا یغفرو انها اقرب ابواب

الشرك واوسعها للذی لایحذروکم من قوم اهلکهم هذ الشرك واردی فصاروا کالطبیعیین والدهریین • ص ۵ مواهب الرحمن' خزائن ج ۱۹ ص ۲۲۲"

یعنی اسباب طبیعیہ کا پابند ہونا شرک کی بڑی جڑ ہے۔ جو کبھی نہ بخشا جائے گا اور شرک کے سب دروازوں سے بہت قریب یہ دروازہ (اسباب طبیعیہ) کا ہے اور سب سے فراخ اور چوڑا اس شخص کے حق میں جو شرک سے بچتا نہیں بہت سی قوموں کو اس شرک (یعنی اسباب کے استعمال اور بھروسہ) نے گمراہ کر دیا۔ پس وہ طبیعی یا دہریہ ہو گئے۔

مرزا قادیانی کے مریدو! مرزا قادیانی سے تم پوچھ سکتے ہو یا ہمیں اپنی طرف سے پوچھنے کی اجازت دے سکتے ہو کہ جب اسباب پر بھروسہ کرنے سے آدمی گمراہ اور مشرک ہو جاتا ہے تو مرزا قادیانی نے ۱۰ اپریل کے اخبار الحکم ملفوظات ج ۹ ص ۲۵۲' ۲۵۳ میں جو سرکلر دیا ہے کہ طاعونی مردے میں زہریلا اثر زیادہ ہوتا ہے اور یہ پرہیز جو آپ نے بتایا ہے اسباب کے لحاظ سے ہے یا کچھ اور۔ پھر آپ بھی اس کی پابندی سے مشرک ہوئے یا نہیں؟۔

مرزائیو! تمہاری وکالت میں ہم نے سوال تو کر دیا ہے۔ مگر جواب ملنے کی توقع نہیں۔ پس اب تم جانو اور تمہارا امام۔ ہم نے تو تم کو اس شرک کا ثبوت دینا تھا۔ جو دے دیا۔ اب تم جانو اور وہ:

مراد مانصیحت بود وگفتیم
حوالت باخدا کردیم ورفتیم

ناظرین! مرزا قادیانی جو خاکسار سے خفا تھے کہ اس نے میرے سلسلہ کو ہلا دیا بہت نقصان پہنچایا۔ یہ کیا وہ کیا۔ اس کی وجہ آپ لوگ سمجھ گئے ہوں گے کہ یہی معقول بحث ہے جو حوالجات صحیحہ پر مبنی ہوتی ہے۔ نہ کہ زبانی رام کہانی اور گالی گلوچ:

بقیہ: بکھرے موتی

ہے جس کے انچارج سید مہدی اور سید فرحت اللہ شاہ صاحب ہیں۔ عرصہ سے اس لائبریری کو دیکھنے کا شوق تھا۔ حق تعالیٰ نے کرم فرمایا اس سفر میں ۱۲ اپریل بروز ہفتہ حضرت مولانا مفتی حفیظ الرحمن صاحب کی معیت میں لائبریری کی زیارت کی توفیق نصیب ہوئی۔ ردقادیانیت پر چند سندھی کتب اور تین رسائل حضرت میر ابراہیم سیالکوٹیؒ کے یہاں سے فوٹو سٹیٹ کرائے۔ فلحمدللہ!

گلزار خلیل: سامارو ضلع میرپورخاص کے قریب گلزار خلیل ایک معروف خانقاہ ہے جو سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کا فیضان ہے۔ اس خانقاہ کے سجادہ نشین حضرت قبلہ پیر ابراہیم جان سرہندیؒ تھے۔ جن کی اس علاقہ میں ختم نبوت کے تحفظ کے لئے مثالی خدمات ہیں۔ یہاں ختم نبوت کے وفد نے کنری جاتے ہوئے حاضری دی۔

مولانا محمد اسلم (اہل حدیث رہنما)

حضرت مولانا لال حسین اخترؒ ایک عظیم شخصیت

جو یہاں آیا ہے وہ ضرور جائے گا۔ یہاں آنا جائے خود جانے کی تمہید ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ جب موت ایک اٹل حقیقت ہے تو پھر اس پر یہ نالہ وشیون کیوں۔ یہ آہ وبکار کس لئے؟۔ بات دراصل یہ ہے کہ اکثریت کی موت تو فرد واحد کی موت ہوتی ہے۔ اس کو رونے دھونے والے بھی چند افراد یا چند ناگزیر رشتہ دار ہوتے ہیں۔ لیکن بعض اموات اپنے دینی وملی کارناموں' علمی و تحقیقی کاموں' قائدانہ صلاحیتوں' خطیبانہ عظمتوں' مبلغانہ رفعتوں' مناظرانہ سربلندیوں اور اپنے اخلاق اسلامی اور عواطف کی وجہ سے نہ صرف ملک بھر کو بلکہ زمانہ بھر کو سوگوار چھوڑ جاتے ہیں۔ مختلف افراد اور اشخاص اس کی متنوع خوبیوں کو یاد کر کے ہمیشہ نوحہ کناں ہوتے ہیں۔

حضرت مولانا لال حسین اختر مرحوم ومغفور موخر الذکر گروہ میں نمایاں مقام رکھتے ہیں۔ مولانا لال حسین اختر مرحوم اپنے وقت کے جامع صفات وجامع حیثیات فرد تھے۔ اللہ تعالیٰ نے موصوف کو نہ صرف متنوع بلکہ بے شمار خوبیوں اور اوصاف سے نوازا تھا۔ مولانا لال حسین اختر مرحوم کو بے شمار صلاحیتیں عطا کرنے میں مبداء فیاض نے بڑی فیاضی سے کام لیا تھا۔ مولانا مرحوم کی پوری زندگی احقاق حق' ابطال باطل' اسلام کی تبلیغ' دین کے دفاع' حق وصداقت کی حمایت' ختم نبوت کی سربلندی' منکرین ختم نبوت کی سرکوبی' دینی اقدار واخلاق کے فروغ' قرآنی تعلیمات وارشادات نبوی کی تدریس وتعلیم اور عصمت انبیاء علیہم السلام کی حفاظت وصیافت کے لئے وقف رہی۔ خصوصاً مسئلہ ختم نبوت کی حفاظت اور حیات مسیح علیہ السلام کی تبیین ان کی زندگی بھر کا مشن رہا۔ ہمیشہ مرزا غلام احمد قادیانی کی جعلی اور نبوت کاذبہ کے نہ صرف تارپود بکھیرے بلکہ فضائے آسمانی میں اس کی دھجیاں اڑا کر رکھ دیں۔ اور پوری زندگی مرزا غلام احمد قادیانی کے ہفوات ان کی ذریت کی ژاژخائی کا تعاقب کیا اور قادیانیت کی گرفت اور تعاقب کا یہی بے پناہ جذبہ اور والہانہ لگن انہیں کشاں کشاں انگلینڈ' جرمنی' فرانس' اٹلی ودیگر یورپین ممالک کے علاوہ افریقی ممالک اور جزائر فجی میں لے گیا اور کتنے سرتدین دوبارہ حلقہ بگوش اسلام بنایا۔ کتنے بھولے بھٹکے مرزائی جنہوں نے اسلام کی لازوال اور غیر فانی دولت صرف اور

صرف مولانا لال حسین اختر مرحوم کی کوششوں سے حاصل کرلی۔ مولانا مرحوم کی زندگی کا یہ کتنا تابناک پہلو ہے کہ لاہوری مرزائیوں نے مولانا لال حسین اختر مرحوم کی ذہانت وفطانت وفصاحت وبلاغت اور قابلیت کو ملحوظ رکھتے ہوئے آٹھ سال تک ان کی دینی ودنیوی تعلیم کا سامان مہیا کیا تاکہ قادیانی مشن کے فروغ کے لئے ان کو جوت دیا جائے اور قادیانی فتنہ کا ایک زبردست مبلغ بنادیا جائے۔ لیکن قضاء وقدر کو کچھ اور ہی منظور تھا۔ چنانچہ ذہین وفطین طالب علم تکمیل علم کے بعد اپنے ارتداد یعنی قادیانیت سے تائب ہوکر دوبارہ مسلمان ہوگئے۔ یعنی اسلام کے علمبردار اور مبلغ بن کر اقصائے عالم میں مرزائیوں کو لتاڑتے پچھاڑتے اور دھاڑتے رہے۔ گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے کے مصداق قادیانیت پر مولانا لال حسین اختر مرحوم کو وہ عبور حاصل تھا کہ قادیانیت کی کمزوریوں پر اس قدر سخت گرفت کرتے کہ قادیانی مبلغ خود اپنی ناکامی اور نامرادی اور شکست کا اعتراف واقرار کرنے پر مجبور ہو جاتے بلکہ بجائے خود مولانا لال حسین اختر کا وجود ہی قادیانیت کی ناکامی' نامرادی' ذلت ونکبت کا آئینہ دار تھا۔ کیونکہ لاہوری مرزائیوں نے مولانا لال حسین اختر مرحوم کو علوم وفنون سے آراستہ کیا تھا اور فن مناظرہ سے مسلح کیا تھا۔ لیکن آٹھ سال کے بعد وہی ہتھیار جو مسلمانوں کے اور اسلام کے خلاف پوری مستعدی سے تیار کئے تھے ان کے خلاف پوری فیاضی سے استعمال ہوتے رہے۔

مولانا لال حسین اختر مرحوم اسی بہادر قافلہ' اسی حریت مآب کارواں کے ایک رکن رکین تھے جو ۱۹۲۹ء کے اواخر اور ۱۹۳۰ء کے اوائل میں انگریز کی قہرمانیت' مرزا قادیانی کی نبوت کاذبہ' ملت کے ٹوڈیوں کے خلاف بہادر' شجیع' حریت پسند' استقلال واستقامت کے پہاڑ' میدان خطابت کے شہسوار' ملک کی آزادی کے متوالے' اولوالعزم انسانوں' امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ' پیکر حریت مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانویؒ' رئیس الاحرار چوہدری افضل حقؒ' بطل حریت مولانا سید محمد داؤد غزنویؒ' ضیغم اسلام شیخ حسام الدینؒ' مجسم شرافت ماسٹر تاج الدین انصاریؒ' مجسم حریت مولانا ظفر علی خانؒ' سفیر اسلام مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ' فدائے آزادی مولانا سید عبدالغفار غزنویؒ' مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ' مولانا مظہر علی اظہر اور دیگر رجال اشجاع پر مشتمل مرتب ہوا تھا۔ مولانا لال حسین اختر مرحوم مجلس احرار کے بہادر پلیٹ فارم پر انگریز کے خلاف داد شجاعت دیتے رہے اور فرنگی سامراج کے ٹوڈیوں اور ملت فروشوں کو بے نقاب کرتے رہے اور مجلس احرار کے تبلیغی محاذ سے قادیانی دجل وفریب اور ان کی سیاسی ومذہبی مکاریوں بلکہ غداریوں کے بخئے ادھیڑتے رہے۔ ۱۹۵۳ء میں جب جنرل اعظم کے مارشل لاء کے زمانہ میں شمع رسالت کے پروانوں کے سینوں کو قادیانی سازش کے تحت گولیوں سے چھلنی کیا گیا علماء کرام کو پابند سلاسل کیا گیا۔ مولانا سید ابوالاعلیٰ

مودودی‘ مولانا عبدالستار خان نیازیؒ احرار رضاکار نذیر احمد کو سزائے موت سے نوازا گیا۔ جو بعد ازاں عالم اسلام کے دباؤ کی وجہ سے غلام محمد گورنر جنرل انہیں رہا کرنے پر مجبور ہوئے۔ اس سفاک اعظم خاں نے مجلس احرار پر بین (بندش) لگادی تو مجلس احرار ایسی بہادر اور اولوالعزم جماعت کئی گروہوں میں بٹ گئی۔

مجلس احرار کے معمر اور خاموش کارکن سیاسیات سے ریٹائر ہوگئے یا اپنی اپنی دینی جماعتوں میں کھپ گئے۔ مجلس احرار اسلام کا خالص سیاسی ذہن نواب زادہ نصر اللہ خان‘ شیخ حسام الدین‘ ماسٹر تاج الدین کی قیادت میں مسٹر حسین شہید سہروردی کی عوامی لیگ میں شامل ہوگیا۔ جو سہروردی کی بیروت (لبنان) میں وفات کے بعد ۱۹۶۶ء میں چھ نکاتی اور آٹھ نکاتی عوامی لیگ میں بٹ گیا۔ اول الذکر دھڑے کے قائد شیخ مجیب الرحمٰن اور ثانی الذکر گروہ کی قیادت نواب زادہ نصر اللہ خاں کے پاس تھی۔ جو بعد میں پاکستان جمہوری پارٹی میں ضم ہوگیا۔ سیاست کے ساتھ ساتھ دینی ذوق رکھنے والے کارکن اور علماء کرام مولانا ہزارویؒ کی قیادت میں جمعیت علماء اسلام میں شامل ہوگئے۔ مجلس احرار اسلام کا خالص دینی تبلیغی ذوق رکھنے والا گروہ مجلس تحفظ ختم نبوت میں شامل ہوکر اپنے فرائض کی انجام دہی میں مصروف ہوگئے۔

مجلس تحفظ ختم نبوت کی قیادت وسیادت مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ‘ مولانا محمد علی جالندھریؒ ایسے جہاندیدہ اور تجربہ کار ہاتھوں میں تھی۔ انہیں حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی سرپرستی رہنمائی اور شفقت بھی حاصل تھی۔ ان اکابر کے رخصت ہوجانے کے بعد ہمارے ممدوح مولانا لال حسین اختر مرحوم نے بحیثیت امیر مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان اس کی قیادت وسیادت کے فرائض سنبھالے اور حق یہ ہے کہ مولانا لال حسین اختر مرحوم نے جماعتی مقاصد کو بروئے کار لانے میں اور جماعت کے فروغ واستحکام میں اپنی صلاحیتوں اور قابلیتوں کو خوب کھپایا۔

مولانا لال حسین اختر مرحوم اپنی نجی محفلوں اور نجی گفتگو میں ہمیشہ اسی فکر مندی کا اظہار کرتے اور ہمیشہ متفکر رہتے تھے کہ مجلس احرار اسلام میں دیوبندی‘ اہل حدیث‘ بریلوی اور شیعہ تمام دینی و مذہبی جماعتوں کے افراد برابر شریک وسہیم تھے اور مجلس احرار اسلام ایک مشترکہ قومی وملی ادارہ تھا۔ ان کا خیال تھا کہ مجلس تحفظ ختم نبوت صرف دیوبندی علماء کا ایک ادارہ نہ رہے۔ بلکہ اس پلیٹ فارم اسی طرح ختم نبوت کانفرنس چنیوٹ کو بھی ملی کانفرنس رہنا چاہیے اور اس میں تمام دینی و مذہبی جماعتوں کے مقتدر علماء کرام کو مدعو کرتے رہنا چاہیے تاکہ فتنہ قادیانیت کے خلاف تمام جماعتیں ایک سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی صورت اختیار کرلیں۔ مولانا لال حسین اختر مرحوم کی وسعت نظر وظرف اور بلند اخلاقی کا اندازہ اس سے کیجئے کہ جولائی ۱۹۷۲ء کے اواخر میں

بقیہ: صفحہ 54 پر

جماعتی سرگرمیاں!

ادارہ

تقریب اسناد: ۲۵اپریل بروز جمعہ جامعہ محمدیہ چک ۸۵ساہیوال کے ۱۹طلباء وطالبات کو جنہوں نے وفاق المدارس سے حفظ قرآن مجید کا امتحان پاس کیا تھا ان کو اسناد دینے کے لئے تقریب اسناد کا اہتمام کیا گیا۔ مولانا اللہ وسایا نے جمعہ سے قبل خطاب کیا۔ جامعہ کے بانی و مہتمم مولانا قاری عبدالجبار اور مولانا اللہ وسایا نے ۱۹حفاظ وحافظات کو سندات تقسیم کیں۔ جامعہ محمدیہ اس علاقہ میں حفظ وقرات کا بہترین ادارہ ہے۔ جہاں مسافر و مقامی طلباء وطالبات کی کثیر تعداد قرآنی تعلیم سے بہرہ ور ہورہی ہے۔ جمعہ کے بعد معززین شہر وعلماء کے اعزاز میں دعوت کا جامعہ کی طرف سے اہتمام کیا گیا تھا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے حضرت مولانا عبدالحکیم نعمانی نے نمائندگی کی۔

لاہور میں ختم نبوت کانفرنس: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت راوی روڈ کے زیر اہتمام جامع مسجد نورانی میں ۲۶اپریل کو بعد از عشاء ختم نبوت کانفرنس کا اہتمام کیا گیا۔ عالمی مجلس لاہور کے فاضل مبلغ مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا قاری محمد اقبال، جناب حفیظ الرحمٰن، جناب حامد بلوچ اور مولانا اللہ وسایا کے خطابات ہوئے۔ کانفرنس کی نگرانی وسرپرستی جامع مسجد رحمانی کے خطیب نے فرمائی۔

مرکز سراجیہ میں بیان: مرکز سراجیہ غالب مارکیٹ لاہور کے ہفتہ وار پروگرام میں ۲۷اپریل کو مولانا اللہ وسایا کا عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت پر بیان ہوا۔ مرکز سراجیہ کی ویب سائٹ پر مشاورت ہوئی۔ حضرت صاحبزادہ رشید احمد صاحب نے حاضرین کی پرتکلف ضیافت فرمائی۔

نثار کالونی لاہور میں سیرت کانفرنس: جامع مسجد محمدیہ چناب نگر کے خطیب حضرت مولانا محبوب الحسن اور ان کے دیگر رفقاء نے اپنے ادارہ اقراء نثار کالونی میں ۲۷اپریل بعد از ظہر سیرت النبی کانفرنس کا اہتمام کیا۔ مولانا عزیز الرحمٰن ثانی اور مولانا اللہ وسایا کے سیرت وختم نبوت پر عمدہ تفصیلی بیانات ہوئے۔

ردقادیانیت کورس: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے زیر اہتمام قصور پورہ راوی روڈ جامع مسجد فاروق اعظم میں ۲۷، ۲۸اپریل کو عصر تا مغرب دوروزہ ردقادیانیت کورس کا اہتمام کیا گیا۔ گردونواح کے مسلمانوں نے

بڑے ذوق وشوق سے اس میں شرکت کی۔ مسجد کا نیچے اور اوپر کا دونوں ہال سامعین سے کچھا کچھ بھرے ہوئے تھے۔ دونوں روز عقیدہ ختم نبوت پر مولانا اللہ وسایا کے لیکچر ہوئے۔ مسجد کے متولی اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما جناب حاجی جہانگیر نے صدارت فرمائی۔ مسجد کے خطیب حضرت مولانا قاری محمد اقبال فاروقی نے تمام انتظامات کی نگرانی کی۔

ختم نبوت کانفرنس سیدوالا: ضلع شیخوپورہ تحصیل جڑانوالہ میں ایک قدیم قصبہ سیدوالا ہے۔ جہاں پر کسی زمانہ میں قادیانی سازشیں عروج پر تھیں۔ حق تعالیٰ نے کرم کیا۔ بہت عرصہ پہلے دو قادیانی گھرانوں نے اسلام قبول کیا۔ آج سے ڈیڑھ سال قبل قادیانیوں نے ڈش انٹینا لگا کر تبلیغ شروع کی۔ مسلمانوں نے احتجاج کیا۔ قادیانیوں نے بدتمیزی کی۔ اللہ تعالیٰ نے کرم کیا۔ مسلمان بیدار ہوئے۔ پورے شہر کے نوجوانوں نے قادیانی عبادت گاہ کو مسمار کر دیا۔ ہفتہ بھر کرفیو لگا رہا۔ ایک ماہ تک پولیس نے شہر میں گشت جاری رکھا۔ آج بھی قادیانی عبادت گاہ قادیانیوں کے ایمان کی طرح ویران و بیابان ہے۔ عرصہ بعد ۲۹ اپریل کو بعد از عشاء وہاں پر ختم نبوت کانفرنس کا اہتمام کیا گیا۔ قادیانیوں نے آسمان سر پر اٹھا لیا۔ ضلعی پولیس افسران نے پولیس بھجوا دی۔ جامع مسجد میں بعد از عشاء ختم نبوت کانفرنس ہوئی اور بڑی دھوم دھام سے ہوئی۔ قاری غلام یاسین شجاع آبادی کی جوڑی نے نعت خوانی کا فریضہ سرانجام دیا۔ چوہدری خادم حسین صدر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سیدوالا نے کانفرنس کی صدارت کو رونق بخشی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما مولانا عزیز الرحمٰن ثانی کا ایمان افروز اور ولولہ انگیز بیان ہوا۔ آخری بیان عالمی مجلس کے مرکزی رہنما شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا کا ہوا۔

مدرسہ تعلیم القرآن ختم نبوت چناب نگر: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مدرسہ تعلیم القرآن ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر کے ماہانہ ٹسٹ کے لئے ساہیوال جامعہ محمدیہ کے مہتمم حضرت قاری عبدالجبار ۳۰ اپریل کو تشریف لائے۔ حفظ وقرات کی چھ کلاسوں کا ٹسٹ لیا۔ دن بھر یہ سلسلہ جاری رہا۔ بحمدہ تعالیٰ کلاسوں کی حالت بہت بہتر بتائی۔

ختم نبوت کانفرنس بھمبر: یکم مئی بروز جمعرات بعد نماز ظہر جامع مسجد حنفیہ شرقی بازار بھمبر میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بھمبر کے زیر اہتمام دفاع ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی جس کی نگرانی قاری حسین احمد نے کی۔ کانفرنس کی صدارت جناب چوہدری فضل الرحمٰن صاحب سابق چیئرمین عشر وزکوۃ کمیٹی نے کی۔ تلاوت قاری محمد

راشد القاسمی اور نعت رسول مقبول مدرسہ کے دو بچے سعید برادران نے پڑھیں۔ بعد ازاں مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی‘ مولانا اللہ وسایا کے علاوہ قاری غلام رسول شوق‘ قاری محمد زبیر ہاشمی نے خطاب کیا۔ قاری عطاء اللہ فاروقی‘ حافظ محمد طارق اور قاری ضیاء اللہ نے خصوصی شرکت کی۔ جبکہ سٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا محمد طیب فاروقی نے سرانجام دیئے۔ محترم رشید احمد قاسمی نے خوب سرپرستی فرمائی۔

ختم نبوت کانفرنس جادہ جہلم: یکم مئی بعد از عشاء مرکزی جامع مسجد جادہ جہلم میں زیر صدارت مولانا قاری محمد اختر ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ مولانا جمیل احمد بالاکوٹی‘ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی‘ مولانا اللہ وسایا نے خطاب کیا۔ نظم وضبط مولانا شیر محمد صاحب‘ قاری شہزاد صاحب نے سنبھالا۔ قاری محمد طاہر اور قاری نیاز محمد نے تلاوت کی۔ تصور حسین طالب علم نے نعت پڑھی۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا محمد طیب فاروقی نے سرانجام دیئے۔

انوار مدینہ: میانہ گوندل ضلع گجرات میں ۲ مئی بعد از جمعہ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی‘ مولانا محمد طیب فاروقی‘ مولانا اللہ وسایا تشریف لائے۔ قاری عبدالواحد اس ادارہ کے بانی ہیں۔ اس وقت ڈیڑھ صد مسافر طلبہ زیر تعلیم ہیں۔ حفظ وقرات اور ابتدائی درجہ کتب کی تعلیم ہوتی ہے۔ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ امیر مرکزیہ‘ حضرت اقدس سید نفیس الحسینی مدظلہ نائب امیر یہاں تشریف لا چکے ہیں۔ اس جامعہ کے قیام سے قبل قاری عبدالواحد مدرسہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر میں استاد رہے ہیں۔

ختم نبوت کانفرنس سیالکوٹ: جامعہ فاروقیہ چوک امام صاحب سیالکوٹ کے مہتمم حضرت مولانا قاری محمد مصدق قاسمی نے جامعہ کی تقسیم اسناد کی تقریب کے موقعہ پر ختم نبوت کانفرنس کا ۳ مئی بعد از مغرب اہتمام کیا۔ جس میں جامعہ کے بیسیوں فارغ ہونے والے طلباء کو اسناد دی گئیں۔ مولانا اللہ وسایا‘ مولانا محمد فیروز خان‘ مولانا پیر عبدالرحیم (چکوال)‘ مولانا محمد محسن نارووال‘ جناب ارشد بگو ایم پی اے کے بیانات ہوئے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر پیر شبیر احمد گیلانی نے صدارت فرمائی۔ بھرپور مثالی اجتماع تھا۔

ردقادیانیت کورس چونڈہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چونڈہ کے زیر اہتمام ۳‘۴ مئی کو دوروزہ ردقادیانیت کورس عصر تا عشاء جامع مسجد شاہ فیصل شہید میں منعقد ہوا۔ پہلے دن کی دونوں نشستوں سے مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کیا۔ دوسرے دن عصر تا مغرب سوالات کے جوابات کی نشست سے مولانا اللہ وسایا نے خطاب کیا۔ بعد از مغرب کامیاب طلباء کو تقسیم انعام کی تقریب سے مولانا محمد اسماعیل نے خطاب کیا۔ تقسیم انعام کی

تقریب کا آغاز امیر مجلس سیالکوٹ پیر شبیر احمد گیلانی کے دست مبارک سے ہوا۔ عشاء کے بعد ختم نبوت کانفرنس کے نام سے عام اجتماع منعقد ہوا۔ قاری محمد شفیق پسروری' مولانا خالد محمود کلاسوالہ' مولانا نور الحسن انور' مولانا محمد عارف ندیم' شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا کے بیانات ہوئے۔ تقریبات کے منتظم قاری مولانا محمد انور انصر تھے۔

ختم نبوت کانفرنس مہے چٹھہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چک مہے چٹھہ کے امیر حاجی محمد اقبال چٹھہ کی زیر صدارت جامع مسجد میں ۵ مئی کو ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ مولانا سید منور شاہ' مولانا منصور الخطیب' مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' مناظر اسلام مولانا محمد اسماعیل محمدی' مولانا عبدالحمید وٹو' مولانا اللہ وسایا' مولانا فقیر اللہ اختر نے خطاب کیا۔

الشریعہ اکیڈمی: گوجرانوالہ میں ممتاز عالم دین مولانا زاہد الراشدی نے الشریعہ اکیڈمی قائم کی ہے۔ جس میں فارغ التحصیل علماء کرام کو مختلف کورسز کرائے جائیں گے۔ جدید تقاضوں پر پورا اترنے کے لئے علماء کرام کی تربیت کی ایک کامیاب عمدہ کوشش ہے۔ ۵'۶'۷ مئی کو تین بجے سے پانچ بجے تک مختلف نشستوں میں مولانا اللہ وسایا' مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے لیکچر دیئے۔

ختم نبوت کانفرنس گوجرانوالہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ کے زیر اہتمام ۶ مئی بروز منگل بعد از عشاء ختم نبوت کانفرنس ابوبکر ٹاؤن میں منعقد ہوئی۔ مولانا سید عبدالمالک شاہ' مولانا ریاض احمد سواتی' حافظ محمد یوسف عثمانی' حافظ گلزار احمد آزاد نے پروگرام کی نگرانی فرمائی۔ شیخ الحدیث مولانا قاضی حمید اللہ جان ایم این اے' مولانا زاہد الراشدی' پروفیسر محمد منیر' مولانا عزیز الرحمٰن ثانی' مولانا عبدالحمید وٹو' مولانا فقیر اللہ اختر' مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا اور دیگر علمائے کرام کے بیانات ہوئے۔ جناب حافظ محمد ثاقب نے صدارت فرمائی۔

ختم نبوت کانفرنس اسلام آباد: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام آباد کے زیر اہتمام ۸ مئی بعد از مغرب جامع مسجد مرکزی شہیداسلام اسلام آباد میں زیر صدارت امیر مرکزیہ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ تلاوت ونعت قاری محمد اخلاق مدنی نے پیش کی۔ کانفرنس سے مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی امیر مجلس پشاور' مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مرکزی ناظم اعلیٰ' مولانا مفتی محمد جمیل خان' مولانا اللہ وسایا کے بیانات ہوئے۔ قرار داد یں عالمی مجلس اسلام آباد کے ناظم اعلیٰ مولانا

عبدالوحید قاسمی نے پاس کرائیں۔ سٹیج سیکرٹری اور انتظامات کی نگرانی عالمی مجلس اسلام آباد کے امیر مولانا عبدالرؤف کی سرپرستی میں مولانا قاضی احسان احمد‘ مولانا مفتی محمود الحسن‘ مولانا خالد میر نے کی۔ راولپنڈی ڈویژن اور سرحد سے مہمانوں کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ مغرب سے رات گیارہ بجے تک کانفرنس جاری رہی۔ مثالی اجتماع تھا۔ اسلام آباد کی تاریخ میں یہ کانفرنس سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے۔

واہ کینٹ اور حسن ابدال میں خطبات جمعہ: ۹ مئی جمعہ کا خطبہ واہ کینٹ جامع مسجد لالہ رخ میں مولانا اللہ وسایا اور جامع مسجد حسن ابدال میں مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے ارشاد فرمایا۔ واہ کینٹ مدنی مسجد میں عصر کے بعد مولانا اللہ وسایا کا مختصر خطاب ہوا۔ حضرت مولانا قاری محمد صدیق نے مہمانوں کے اعزاز میں استقبالیہ دیا۔ گردونواح کے علماء کرام اور خطباء کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔

ختم نبوت کانفرنس ٹیکسلا: ۹ مئی بعد از مغرب جامع مسجد مرکزی ٹیکسلا میں یادگار اسلاف حضرت مولانا عبدالغفور صاحب کی زیر صدارت ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ حضرت مولانا محمد صدیق خطیب واہ کینٹ‘ حضرت مولانا نور حسین عبداللہ مجلس احرار اسلام پاکستان‘ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی‘ مولانا اللہ وسایا‘ مولانا مفتی محمود الحسن کے بیانات ہوئے۔

ختم نبوت کانفرنس بارہ کہو: ۱۰ مئی بروز ہفتہ بعد از مغرب جامع مسجد بارہ کہو اسلام آباد میں حضرت مولانا قاری ایاز احمد عباسی کی زیر سرپرستی ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ عالم اسلام کے نامور خطیب حضرت مولانا سید عبدالمجید ندیم شاہ اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب فرمایا۔ ۱۰ مئی ظہر کے بعد مدرسہ للبنات میں مولانا قاضی احسان احمد‘ مولانا سیف اللہ صاحب خطیب مری‘ مولانا اللہ وسایا نے طالبات سے عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت پر بیان کیا۔

ختم نبوت کانفرنس میرپور: میرپور آزاد کشمیر میں ۱۰ مئی بعد از مغرب حضرت امیر مرکزیہ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ کی زیر صدارت عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری‘ حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خان‘ حضرت مولانا مفتی محمد یونس خان‘ حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی کے بیانات ہوئے۔

ختم نبوت کانفرنس مظفر آباد: ۱۱مئی بروز اتوار بعد از مغرب جامع مسجد مظفر آباد میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں قاری عبدالمالک‘ مولانا مفتی محمود الحسن‘ سید محمود الحسن مسعودی شاہ‘ مولانا مفتی عبدالعزیز قاسمی‘ قاری عبدالوحید قاسمی‘ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی‘ مولانا اللہ وسایا‘ مولانا فضل کریم‘ مولانا قاضی احسان احمد‘ مولانا خالد میر اور دوسرے حضرات کے بیانات ہوئے۔ استاذ العلماء حضرت مولانا محمد الیاس کشمیری امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت آزاد کشمیر نے آخر میں صدارتی خطاب فرمایا اور دعائے خیر کرائی۔

جسٹس چوہدری اعجاز یوسف کو مبارک باد: بلوچستان کے ممتاز علماء کرام جامع مسجد مرکزی کے خطیب مولانا انوار الحق حقانی‘ مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کے امیر‘ جامع مسجد قندھاری کے خطیب مولانا عبدالواحد‘ جامع مسجد سنہری کے خطیب مولانا عبداللہ منیر‘ جامع مسجد سٹیلائٹ ٹاؤن کے خطیب مولانا قاری عبدالرحیم رحیمی‘ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا عبدالعزیز جتوئی اور جامع مسجد سراج کے خطیب مولانا محمد شفیع نیاز نے مشترکہ بیان میں پاکستان شریعت کورٹ کے چیف جسٹس کا عہدہ سنبھالنے پر جسٹس چوہدری اعجاز یوسف کو مبارک دی۔ انہوں نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ موصوف بلوچستان کے معزز گھرانے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے اس منصب جلیلہ پر فائز ہونے سے صوبے کے وقار میں اضافہ ہوا ہے۔ بلوچستان کے عوام بالخصوص علماء اور دینی حلقوں کو انتہائی مسرت ہوئی ہے۔ امید ہے کہ اس منصب جلیلہ پر فائز ہوکر موصوف دین اسلام کی سربلندی‘ ملک کے اساسی نظریہ اسلام وحق وانصاف کے فروغ کے لئے کام کریں گے۔

ختم نبوت کانفرنس ویسہ: ۲۳اپریل بروز بدھ بعد از نماز ظہر سالانہ ختم نبوت کانفرنس مرکز علوم نبویہ جامعہ دارالعلوم تعلیم القرآن موضع ویسہ ضلع اٹک میں منعقد ہوئی جس میں ملک بھر سے ختم نبوت کے ہزاروں پروانوں نے شرکت کی۔ اس پروقار تقریب میں سینکڑوں علماء کرام‘ حفاظ ومجاہدین‘ الغرض مختلف شعبہ ہائے زندگی سے متعلق لوگوں نے شرکت کی۔ اس تقریب میں ختم نبوت کے امیر یادگار اسلاف خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ نے تقریب کی سرپرستی فرمائی جبکہ صدارت شیخ الحدیث حضرت مولانا فضل واحد مہتمم جامعہ ہذا اور شیخ الحدیث حضرت مولانا ظہور الحق صاحب نے فرمائی۔ اس تقریب میں ان حضرات کے علاوہ مولانا محمد اکرم طوفانی‘ صاحبزادہ سعید احمد‘ مولانا ارشد الحسینی‘ مولانا عبدالغفور‘ مولانا سعید الرحمن رحمانی امیر جمعیت علماء اسلام اٹک نے شرکت فرمائی۔ جبکہ سرحد سے سرحد کابینہ اور اسلامی نظریاتی کونسل کے ممبر شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد ادریس‘ مولانا

عبدالقیوم حقانی نے شرکت کی۔

قادیانی سازشوں کی رپورٹ دیں: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کے رہنماؤں نے اس بات پر تشویش کا اظہار کیا ہے کہ صیہونی لابی کے ایجنٹ قادیانی مسلمانوں کے خلاف سازشوں میں مصروف ہیں۔ انہوں نے بلوچستان میں بالخصوص تعلیمی اداروں کو اپنا مسکن بنایا ہوا ہے۔ مصدقہ اطلاعات موصول ہو رہی ہیں کہ مختلف تعلیمی اداروں میں اسلامیات کا مضمون قادیانی پڑھا رہے ہیں۔ اس سلسلے میں مجلس تحفظ ختم نبوت باقاعدہ تحقیق اور تصدیق کر کے صوبائی وزیر تعلیم کو مفصل رپورٹ پیش کرے گی۔ عامۃ المسلمین دینی حمیت اور غیرت کا ثبوت دیتے ہوئے ایسے قادیانیوں کے بارے میں مکمل اور مفصل معلومات حاصل کریں اور دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت کو فراہم کریں بغیر تحقیق اور تصدیق کے کسی مسلمان کو قادیانی قرار نہ دیں۔ انہوں کہا کہ نصابی کتب تیار کرنے والے عملے میں بھی قادیانی شامل ہیں۔ علماء نے دسویں جماعت کے فزکس کے نصاب (تجرباتی ایڈیشن) میں محسن پاکستان ڈاکٹر عبدالقدیر خان کے نام کو حذف کر کے قادیانی ڈاکٹر عبدالسلام کو غلط انداز سے متعارف کرانے پر گہرے رنج وغم کا اظہار کیا۔ اس گھناؤنی سازش کی اعلیٰ سطح پر تحقیقات اور ملوث افراد کے خلاف سخت کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔ علماء نے مزید کہا کہ لاہور کے ایک پبلشر کی جانب سے چوتھی جماعت کی انگلش کی کتاب میں حضور سرور کائنات خاتم النبیین ﷺ کے بارے میں توہین آمیز مواد شامل ہے۔ اس ناپاک جسارت کی ہم پرزور مذمت کرتے ہیں اور صوبائی وزیر تعلیم سے مطالبہ کرتے ہیں کہ اس کتاب کو صوبہ میں داخل نہ ہونے دیا جائے۔ علماء نے یہ بھی کہا کہ تعلیمی اداروں میں قادیانی ٹیچروں کی سرگرمیوں کے بارے میں معلومات اور نصابی کتب کا جائزہ لینے کے لئے علماء کی کمیٹی قائم کر دی گئی ہے جو پندرہ یوم میں اپنی رپورٹ مرتب کرے گی اور صوبائی حکومت بالخصوص صوبائی وزیر تعلیم کو پیش کرے گی۔

تبلیغی پروگرامات مولانا محمد قاسم رحمانی مبلغ بہاول نگر

مولانا محمد قاسم رحمانی شجاع آبادی نے چک ۱۱ الوکوالہ‘ جنڈ والہ‘ مسجد اقصیٰ‘ منچن آباد‘ صادقیہ عباسیہ‘ منڈی صادق گنج‘ جامع مسجد چوک والی‘ چک نمبر ۹۷ ہارون آباد‘ ہری مسجد قریش بہاول نگر‘ مرکزی جامع مسجد نادر بہاول نگر میں عوام الناس سے خطاب کیا۔ دفتر ختم نبوت میں ماہانہ اجلاس ہوا جس میں جماعتی امور بارے بہت سارے فیصلے ہوئے۔ اجلاس میں سید محمد محسن شاہ‘ سید ذوالفقار علی شاہ‘ مولانا سعید احمد‘ حاجی محمد یعقوب‘ محمد اقبال‘ لیاقت علی‘ قاری امیر حمزہ اور دیگر حضرات شریک ہوئے۔

قادیانیت اسلام کے متوازی مصنوعی مذہب ہے: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ نے گزشتہ روز مرکز سراجیہ گلبرگ میں عقیدہ ختم نبوت اور تحفظ ختم نبوت پر مبنی ویب سائٹ کا افتتاح کیا۔ حضرت والا مدظلہ نے کہا کہ قادیانیت اسلام کے متوازی مصنوعی اور خودساختہ مذہب ہے۔ اس کا مقصد اسلام دشمن سامراجی طاقتوں کی سرپرستی میں اسلام کی بنیادوں کو متزلزل کرنا ہے۔ یہ غداروں اور مرتدوں کا ٹولہ ہے۔ ان کی سازشوں کو ناکام بنانے کے لئے اور انہیں بے نقاب کرنے کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اس ویب سائٹ کا اجرا کردیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانیت کی سرکوبی کرنا ہر مسلمان کا اولین فرض ہے۔ تحفظ ختم نبوت کا کام شفاعت محمدی کے حصول کا بہترین ذریعہ ہے اور ہر مسلمان کو اس سلسلہ میں اپنا کردار فرض سمجھ کر ادا کرنا چاہئے۔ صاحبزادہ رشید احمد نے کہا کہ اس سائٹ پر اسلامی مضامین' ذکر اللہ' سیرت النبیؐ اور تمام اسلامی عقائد پر مشتمل مواد شامل کیا گیا ہے۔ اور اس سائٹ کا مقصد قادیانیوں کی حقیقت اور پاکستان واسلام دشمنی کو منظر عام پر لانا اور بے نقاب کرنا ہے۔ معروف محقق محمد متین خالد نے کہا کہ موجودہ صدی اسلام اور سائنس کی صدی ہے۔ ہم کمپیوٹر اور جدید ٹیکنالوجی کا استعمال کرتے ہوئے قادیانیوں کی اسلام دشمن سازشوں کو بے نقاب کریں گے۔ مذہبی سکالر طاہر عبدالرزاق نے کہا کہ اس سائٹ پر مجاہدین کی قربانیوں پر مضامین بھی ہیں۔ جس سے صحابہ کرامؓ کی یاد تازہ ہوجائے گی۔ جبکہ مولانا اللہ وسایا کی کتاب ''پارلیمنٹ میں قادیانی شکست'' اور ۱۹۷۴ء میں قادیانیوں کو پارلیمنٹ میں غیرمسلم قرار دینے کی ساری کارروائی بھی شامل ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی ویب سائٹ درج ذیل ہے: WWW.khatm-e-Nubuwwat.org

سیرت النبی کانفرنس چناب نگر: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چناب نگر کے زیراہتمام جامع مسجد محمدیہ چناب نگر میں ۱۶ مئی بروز جمعہ کو سالانہ سیرت النبی کانفرنس منعقد ہوئی۔ مولانا غلام مصطفیٰ' مولانا محبوب الحسن' مولانا اللہ وسایا اور دیگر حضرات کے بیانات ہوئے۔ جمعہ کے بعد اجتماعی طور پر شرکاء کانفرنس کے لئے نمازیان جامع مسجد نے دعوت کا اہتمام کیا تھا۔

ختم نبوت کانفرنس لیہ: ۱۶ مئی بروز جمعہ کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لیہ کے زیراہتمام جامع مسجد کرنال والی میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس کے تین اجلاس ہوئے۔ قبل از جمعہ کے اجلاس سے عالمی مجلس کے مرکزی رہنما مولانا خدابخش شجاع آبادی' بعد از جمعہ پیر طریقت مولانا محمد عمر قریشی' مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور بعد از

نیز اس اجلاس سے عالمی مجلس احرار اسلام پاکستان کے مرکزی ناظم علیٰ حضرت مولانا سید عطاء المومن شاہ بخاری' عالمی مجلس کے مرکزی رہنما مولانا اللہ وسایا' ڈاکٹر دین محمد فریدی' مولانا محمد حسین امیر مجلس لیہ کے بیانات ہوئے۔ کانفرنس کے انتظامات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لیہ کے ناظم اعلیٰ مولانا عبدالشکور گروان' محترم ماسٹر محمد شفیق اور دیگر اراکین سیرۃ کمیٹی لیہ نے کئے۔ سٹیج سیکرٹری عالمی مجلس کے مبلغ مولانا عبدالستار حیدری تھے۔

ختم نبوت کانفرنس شیخ البانڈی ایبٹ آباد: ۱۳ مئی بروز منگل بعد نماز ظہر مرکزی جامع مسجد شیخ البانڈی میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی جس میں کالج اور طلباء کے علاوہ عوام نے بھرپور شرکت کی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ایبٹ آباد کے امیر حضرت مولانا شفیق الرحمن نے صدارت فرمائی۔ کانفرنس سے صاحبزادہ طارق محمود مدیر لولاک' مولانا اللہ وسایا' مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کیا۔ مدرسہ کے طلباء کی دستار بندی اور اختتامی دعا صدر اجلاس نے کی۔

ختم نبوت کانفرنس منڈیاں: ۱۳ مئی بعد از مغرب حضرت مولانا محمد صدیق شریفی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ایبٹ آباد کی صدارت میں جامع مسجد منڈیاں میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ ایڈیٹر لولاک صاحبزادہ طارق محمود' مولانا اللہ وسایا' مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے بیانات ہوئے۔ کانفرنس رات گئے بخیر وخوبی سے اختتام پذیر ہوئی۔

ختم نبوت کانفرنس مسجد ہرا ٹھنڈا میرا: ۱۳ مئی بروز منگل بعد نماز عشاء ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ مولانا اللہ وسایا اور مولانا مفتی محمود الحسن کے بیانات ہوئے۔ آخر میں ختم نبوت یوتھ فورس ایبٹ آباد کے راہنما سید مجاہد شاہ صاحب نے مقامی یونٹ کے عہدیداروں سے حلف وفاداری لیا۔

مدرسہ عربیہ انوار الاسلام مکی مسجد میں خطاب: ۱۴ مئی بروز بدھ صبح دس بجے مکی مسجد کے حال میں مدرسہ انوار الاسلام میں زیر تعلیم سینکڑوں طالبات سے ختم نبوت کی اہمیت پر حضرت مولانا اللہ وسایا نے خطاب کیا۔ اختتامی دعا مدرسہ کے مہتمم مولانا شفیق الرحمن نے کرائی۔ اس موقع پر اساتذہ اور طلباء کی بھاری تعداد موجود تھی۔

بار روم ایبٹ آباد سے خطاب: ۱۴ مئی بروز بدھ بارہ بجے دن بار روم ایبٹ آباد کے وکلاء سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ حضرت مولانا اللہ وسایا نے فتنہ قادیانیت کی سنگینی اور عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت

پر جامع خطاب کیا۔ بعد میں وکلاء کے سوالات کے جوابات دیئے۔ بارروم کے صدر اور سیکرٹری نے خیر مقدمی کلمات کہے۔ خطیب ہزارہ حضرت مولانا شفیق الرحمٰن نے دعا کرائی۔ بارروم کا ہال سینکڑوں وکلاء کی شرکت کے باعث کچھا کھچ بھرا ہوا تھا۔ بارروم میں یہ خطاب دوررس نتائج کا حامل ہوگا۔

مرکزی جامع مسجد ایبٹ آباد میں ختم نبوت کانفرنس: ۱۴مئی بروز بدھ ظہر تا عصر جامع مسجد ایبٹ آباد میں ختم نبوت کانفرنس استاذ العلماء حضرت مولانا شفیق الرحمٰن کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ مولانا قاضی احسان احمد' مولانا مفتی محمود الحسن' مدیر ماہنامہ لولاک صاحبزادہ طارق محمود' مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا کے بیانات ہوئے۔

ختم نبوت کانفرنس نتریاں: ۱۴مئی بروز بدھ بعد از مغرب جامع مسجد ابوبکر صدیق نتریاں میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی جس سے مندرجہ بالا مقررین نے خطاب کیا۔ ان تمام کانفرنسوں میں سٹیج سیکرٹری جناب محمد ساجد اعوان تھے۔ جناب وقار گل جدون کی زیرنگرانی تمام رفقاء نے ان کانفرنسوں کو کامیاب بنایا۔

۱۵مئی بروز جمعرات جامع مسجد بخارا ملک پورہ میں علماء کرام کے خصوصی اجلاس سے حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کیا۔ اسی دن بعد از ظہر بانڈہ بھگوازیاں (میرا) میں دستار بندی کی تقریب سے مولانا محمد اسماعیل نے خطاب کیا۔ ایبٹ آباد کے تمام پروگرام مثالی طور پر کامیاب ہوئے۔ فلحمد للہ!

بقیہ: مولانا لال حسین اختر

کوئٹہ بلوچستان میں مولانا لال حسین اختر مرحوم کے حکم پر چار روزہ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ مولانا لال حسین اختر مرحوم نے اس میں دیوبندی علماء کے ساتھ ہی ساتھ اہل حدیث' بریلوی اور شیعہ علماء کو بھی دعوت دی۔ چنانچہ جماعت اہل حدیث کی طرف سے مولانا عبدالقادر ندوی ناظم دارالعلوم تعلیم الاسلام ماموں کانجن کی قیادت میں مولانا محمد رفیق مدنپوری' مولانا حافظ ثناء اللہ صاحب لاہور' مولانا حافظ عبدالقادر روپڑیؒ اور راقم الحروف پر مشتمل ایک تبلیغی وفد کوئٹہ پہنچا۔ مولانا لال حسین اختر مرحوم نے بڑے کھلے دل سے پہلی رات کا زیادہ اور موزوں وقت مولانا محمد رفیق مدنپوریؒ کے لئے وقف کیا۔ دوسری دو راتوں کا بیشتر اور موزوں وقت مناظر اسلام حضرت مولانا حافظ عبدالقادر روپڑیؒ کے لئے مخصوص فرمایا اور دیگر مبلغین کو دن کے اوقات میں وقت دیا۔ قصہ مختصر مولانا لال حسین اختر مرحوم بے شمار اوصاف کے مالک تھے:

خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھیں مرنے والے میں

قافلہ آخرت

ادارہ

حضرت مولانا عبداللطیف مسعودؒ کا سانحہ ارتحال

ڈسکہ سیالکوٹ کے ممتاز عالم دین حضرت مولانا عبداللطیف مسعودؒ ۱ مئی بروز اتوار انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! حضرت مولانا عبداللطیف مسعودؒ ڈسکہ کے رہائشی تھے۔ جامعہ مدنیہ ڈسکہ کے مہتمم حضرت مولانا محمد فیروز خان فاضل دیوبند کے ابتدائی شاگردوں میں سے تھے۔ دورہ حدیث آپ نے جامعہ اشرفیہ لاہور سے کیا۔ شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ اور جامع المعقول والمنقول حضرت مولانا رسول خانؒ کے شاگرد رشید تھے۔ بیعت کا تعلق حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحبؒ سے تھا۔ ایسے نابغہ روزگار شخصیات کی صحبتوں نے آپ کو کندن بنادیا تھا۔ صرف ونحو پر مکمل دسترس تھی۔ ذی استعداد عالم دین تھے۔ قدرت نے آپ کو خوبیوں کا مرقعہ بنادیا تھا۔ عمر بھر بڑی مستعدی سے عسر و یسر میں تبلیغ دین کا فریضہ سرانجام دیتے رہے۔ تمام بے دین فتنوں کے خلاف آپ کے پاس معلومات کا قابل قدر وقابل فخر ذخیرہ تھا۔ اخلاص وللہیت فقر و استغناء کا پیکر تھے۔ ان کو دیکھ کر اکابر علمائے اسلاف کی یاد تازہ ہوجاتی تھی۔ طبیعت میں وقار تھا۔ مزاج میں مسکنت تھی۔ سراپا اخلاص تھے۔ نام ونمود دکھلاوہ اور ریا سے کوسوں دور تھے۔ عمر بھر رزق حلال کما کر دین کی فی سبیل اللہ تبلیغ کرتے رہے۔ شان ابوذری کا پرتو تھے۔ قادیانیت وعیسائیت پر بھرپور گرفت رکھتے تھے۔ ان کا لٹریچر آپ کو ازبر تھا۔ برصغیر میں اس وقت عیسائیت کے لٹریچر پر گہری نظر رکھنے میں آپ کا کوئی ثانی نہیں تھا۔ قادیانیت وعیسائیت کے خلاف متعدد وقیع کتب اور عام رسائل تالیف کئے۔ جس پر دینی صحافت نے گرانقدر تبصرے شائع کئے۔ حضرت مولانا عبداللطیف مسعودؒ کا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے والہانہ تعلق تھا۔ تمام مبلغین حضرات کی تعلیم وتربیت کے لئے دل وجان سے مشورے دیتے تھے۔ چناب نگر کے سالانہ ردقادیانیت کورس کے افتتاح پر تشریف اور اختتامی دعا کے بعد رخصت ہوتے۔ ایسے مخلص رہنما کا وجود مجلس کے لئے انعام الٰہی تھا۔ ان گنت خوبیوں کے مالک تھے۔ حق تعالیٰ ان کی بال بال مغفرت فرمائیں۔ کئی بار مختلف بیماریوں کا شکار ہوئے۔ لیکن اتنے مضبوط اعصاب کے انسان تھے کہ ہر دفعہ بیماریوں کو دفع کر کے شیر ہوجاتے تھے۔ یہ ان پر رب کریم کا کرم تھا۔ آخری دو چار دنوں کے علاوہ کسی کے محتاج نہ ہوئے۔ صوم وصلوٰۃ کی پابندی۔ احکام شرع پر مداومت

ان کی طبیعت ثانیہ بن گئی تھی۔ ۱۱ مئی بروز ہفتہ صبح آٹھ بجے داعی حق کو لبیک کہا۔ اسی روز شام تین بجے جنازہ ہوا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری نے نماز جنازہ پڑھایا۔ گوجرانوالہ ڈویژن کی مساجد و مدارس کے آئمہ و اساتذہ' علماء کرام و طلباء کے علاوہ شہریوں کی بڑی تعداد نے جنازہ میں شرکت کی سعادت حاصل کی۔ گرمی کے باوجود حاضرین جنازہ کی تعداد مثالی تھی۔

حضرت مولانا اللہ وسایا قاسم بھی چل دیئے

۹ مئی جمعہ علی الصبح پانچ بجے شورکوٹ کے قریب بس کے حادثہ میں مجاہد عالم دین حضرت مولانا اللہ وسایا قاسم جاں بحق ہو گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون! حضرت مولانا اللہ وسایا قاسم جہانیاں ضلع خانیوال کے ایک دینی خاندان کے چشم و چراغ تھے۔ جامعہ رحمانیہ جہانیاں' جامعہ قاسم العلوم ملتان سے ابتدائی تعلیم حاصل کی۔ جامعہ مخزن العلوم خانپور سے دورہ حدیث شریف کیا۔ حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستیؒ کے خاص شاگرد تھے۔ جمعیت علمائے اسلام اور جہادی اداروں میں کام کیا۔ مختصر وقت میں خاصا کام کیا اور خوب تعارف حاصل کیا۔ ملنسار طبیعت کے مالک تھے۔ ہنس مکھ باغ و بہار نوجوان عالم تھے۔ گزشتہ بدھ کے دن دفتر مرکزیہ ملتان کی لائبریری سے خدام الدین و ترجمان اسلام کی قدیم فائلوں سے اپنے استاذ مکرم حضرت درخواستیؒ کے متعلق ریکارڈ کے حصول کے لئے دن بھر مصروف رہے۔ بدھ شام اسلام آباد چلے گئے۔ جمعرات مغرب کے بعد اسلام آباد ختم نبوت کانفرنس میں شامل ہوئے۔ بعض دوستوں سے ملاقات بھی کی۔ جمعہ بہاول پور میں پڑھانا تھا۔ اسلام آباد سے سفر کیا۔ شورکوٹ پہنچ کر دنیا سے رخ موڑ کر عالم بقاء کو سدھار گئے۔ حق تعالیٰ مغفرت کریں۔ نوجوان عالم دین کی جدائی سے اعصاب پتھر بن گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے حسنات کو قبول فرمائیں اور پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازیں۔

قاری خلیل احمد کا وصال

جامعہ قاسم العلوم ملتان کے شعبہ قرات کے استاذ حضرت قاری خلیل احمد ۱۵ مئی جمعرات کو وصال فرما گئے۔

حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری کو صدمہ

جامعہ خیر المدارس ملتان کے مہتمم اور وفاق المدارس کے ناظم اعلیٰ حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری کی والدہ محترمہ ۱۵ مئی کو انتقال کر گئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون! ادارہ لولاک و عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ان سب مرحومین کے لئے دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ سب کی مغفرت فرمائیں اور پسماندگان کو صبر جمیل کی نعمت سے سرفراز فرمائیں۔

مرزا غلام احمد قادیانی کی اٹھارہ اہم پیشگوئیوں کا تحقیقی جائزہ

بعنوان!

اہم پیشگوئیاں اور اس کا جائزہ

اس کتاب میں مرزا غلام احمد قادیانی کی ان اٹھارہ پیشگوئیوں کا تفصیلی جائزہ لیا گیا ہے جن پر قادیانی سربراہ آنجہانی مرزا طاہر قادیانی سمیت ان کے مربیوں کو بڑا ناز ہے۔ واقعات سے ثابت کیا گیا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی یہ پیشگوئیاں جھوٹی نکلیں اور غلط ثابت ہوئیں۔

مصنف: حافظ محمد اقبال رنگونی

مدیر ماہنامہ الہلال مانچسٹر

قیمت 20 روپے علاوہ ڈاک خرچ

ملنے کا پتہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

فون نمبر: 514122-583486

خوشخبری

جماعتی احباب اور رفقاء کیلئے تحفہ

خوشخبری

برصغیر کے نامور عالم دین مناظر اسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ کے ردقادیانیت پر مشتمل رسائل کا مجموعہ

احتساب قادیانیت

جلد نہم

چھپ کر منظر عام پر آ چکی ہے۔ تمام جماعتی احباب اور رفقاء حضرات جن کے پاس احتساب قادیانیت کی پہلی تمام جلدیں موجود ہیں وہ جلد نہم خرید کر کے احتساب قادیانیت کی تمام جلدوں پر مشتمل اپنا سیٹ مکمل کر سکتے ہیں۔

رعایتی قیمت 125 روپے علاوہ ڈاک خرچ!

ملنے کا پتہ:

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

فون نمبر: 514122-583486

جماعتی احباب اور رفقاء کیلئے خوشخبری

شہید اسلام فقیہ العصر شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمتہ اللہ علیہ
کی ردقادیانیت کے سلسلہ کی مایہ ناز تصنیف:

"تحفہ قادیانیت"

جلد پنجم

چھپ کر منظر عام پر آ چکی ہے۔ تمام جماعتی احباب اور رفقاء حضرات جن کے پاس پہلے سے چار جلدوں کا سیٹ موجود ہے۔ وہ جلد پنجم منگوا کر اپنا سیٹ مکمل کر لیں۔

سٹاک محدود ہے

رعایتی قیمت 125 روپے علاوہ ڈاک خرچ!

ملنے کا پتہ:

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

فون نمبر: 514122-583486

Http://www.lolaak.clickhere2.net